صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 09 دسمبر 2016ء بمطابق 09 ربیع الاوّل 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَـٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِیمِ۔
الرَّحۡمَـٰنُ ○ عَلَّمَ الۡقُرۡءَانَ ○ خَلَقَ الۡإِنسَـٰنَ ○ عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ○ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ○ وَالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدَانِ ○ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِیزَانَ ○ أَلَّا تَطۡغَوۡاْ فِی الۡمِیزَانِ ○ وَأَقِیمُواْ الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُواْ الۡمِیزَانَ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِی صَدۡرِیO وَیسِّرۡ لِیٓ أَمۡرِی O وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِیO یفۡقَهُواْ قَوۡلِی۔Okay, which one should I say, Nalotha Sahib۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میرے حلقے حویلیاں میں ایک مسافر طیارہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محترمہ سپیکر صاحبہ! میرے حلقے میں، حویلیاں میں ایک مسافر طیارہ پرسوں گر کر تباہ ہوا اور اس میں سینتالیس افراد شہید ہو گئے تو میری گزارش ہے کہ ان کی مغفرت کیلئے دعا بھی کی جائے اور ایک منٹ کی خاموشی بھی اختیار کی جائے تاکہ ان سے اظہار یکجہتی کی جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: تھینک یو میڈم سپیکر، جس طرح نلوٹھا صاحب نےPoint raise کیا، میری تو یہی ریکویسٹ ہو گی کہ بہت بڑا قومی سانحہ ہے تو آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اگر آج کا ایجنڈا جو ہے، وہ ڈیفر کیا جائے اور میرے خیال میں اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے اور اجتماعی دعا بھی ہو تو مہربانی ہو گی۔

جناب محمد رشاد خان: میڈم سپیکر!

Madam Deputy Speaker: Haidar Ali, after Haidar Ali I am coming to you back. Haidar Ali, Haidar Ali Sahib!

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم): شکریہ میڈم سپیکر۔ بالکل سانحہ حویلیاں پر بات ہونی چاہیے لیکن میری گزارش ہو گی کہ پورے ہاؤس کی طرف سے کہ باقی ایجنڈے کو اگر ڈراپ نہ کیا جائے،Maintain رکھا جائے کیونکہ اس میںImportant چیزیں ہیں تو ہمWind up کر لیں گے۔

جناب محمد رشاد خان: محترمہ سپیکر صاحبہ! فاتحہ بھی ہونی چاہیے اور بحث بھی ہونی چاہیے لیکن ایجنڈا جو ہے اس کو بھی جاری رکھا جائے یاQuestions and Answers جو ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: مننه، مننه میڈم سپیکر! دا سې به اوکړو جی، دا کوئسچنز آور ډیفر کړئ، بقایا ایجنډا واخلئ We will take and we will also discuss the issue of this plane crash.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ جی مفتی غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: دې سره سره زمونږ معزز د ایم پی اے اشتیاق ارمړ صاحب والده صاحبه هم وفات شوې ده، د هغوی د پاره هم اجتماعی دعا اوکړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اؤ بالکل، دعا به تاسو اوکړئ، مفتی جانان صاحب نشته دے، نو تاسو اجتماعی دعا د هغوی د پاره او د اشتیاق ارمړ صاحب د مور د پاره۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

وقفہ سوالات کا معطل کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that we should suspend only the Questions` Hour Session and that is nearly one hour for that, so one hour discussion before Questions` Hour on plane crash and then we will start with, after the Questions` Hour, the agenda No. 3, we will start that, Okay. Babak Sahib will start.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Okay, Imtiaz Sahib, Law Minister.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر صاحبہ، اشتیاق ارمڑ صاحب کی والدہ فوت ہوئی ہیں اور آج اس کا تیسرا ہے۔ انہوں ابھی مجھے Telephonically inform کیا ہے کہ کال اٹینشن ہے ان کا 941، اس کو پینڈنگ رکھا جائے تاکہ میں اگلی دفعہ خود حاضر ہو جاؤں اس میں، تو یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ کال اٹینشن نمبر 941، اس کو پینڈنگ رکھا جائے۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر، جس طرح آنریبل منسٹر صاحب نے کہا کہ کال اٹینشن نمبر 3، میڈم سپیکر، یہ مسئلہ پچھلے ڈیڑھ سال سے پینڈنگ چلا آ رہا ہے اور آج پورے انڈس، دیر، کوہستان، سوات کوہستان، چترال کا پورا وفد آیا ہے۔ کل ہم اس سلسلے میں میڈم سپیکر کو بھی ملے ہیں، اس سے پہلے ہم سپیکر صاحب سے بھی اس کی اجازت لے چکے ہیں، میرے خیال میں اس میں ایسا ایشو نہیں ہے کہ We need the Forest Minister تو میری گزارش ہو گی کہ یہاں پر کل ہماری جو بات ہوئی ہے میڈم سپیکر سے، اسی حوالے سے کیونکہ ہم یہاں پر Propose کریں گے کہ ایک کمیٹی Constitute ہو اور اس سلسلے میں وہ پیشرفت کر سکے، تو میری گزارش ہو گی کہ اس کو پینڈنگ نہ رکھیں کیونکہ It has taken a lot of time، میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہو گی کیونکہ He is also Member

of the Cabinet and Law Minister تو یہ میری گزارش ہو گی کیونکہ بہت سارے لوگ آئے ہیں میڈم سپیکر! And they met you yesterday آپ کے ساتھ ان کی ملاقات بھی ہوئی تھی اور آپ نے Permission بھی دی ہے تو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی امتیاز قریشی، جی محمد علی۔

جناب محمد علی: شکریه، میډم سپیکر۔ څنګه چې ورور جعفرشاه صاحب خبره اوکړله، دیکښې څه شک نشته چې دا کوم په 7 تاریخ باندې واقعه شوې د،ه ډیره لویه سانحه ده، په دې چې څومره هم مونږ د دکھ درد او د غم اظهار اوکړو نو دا کم دے۔ هغه هم چونکه یو قومی Sensitive issue ده، قومی معامله ده نو هم دغه شانتې زما او د جعفرشاه صاحب چې کوم دا توجه دلاؤ نوټس دے نو دا څه معمولی خبره نه ده میډم سپیکر! دا د ملاکنډ ډویژن د تقریباً د یو کروړ خلقو د ژوند او د مرګ معامله ده او دا د یو یونیم کال نه دا مسئله زمونږ روانه ده، په دیکښې چیف منسټر سره زمونږ ډیر میټنګز شوی دی، د منسټر صاحب سره شوی دی، په دیکښې خلقو ډیرې مظاهرې کړې دی، اوس مونږ د مخکښې نه چونکه جعفرشاه صاحب اووئیل، تاسو سره په دیکښې میټنګ شوے دے، اسد قیصر صاحب سره شوے دے، خلق راغلی دی، جناح پارک د خلقو نه ډک دے، دا زمونږ په Back چې تاسو دا مشران وینئ نو دا د ملاکنډ ډویژن د اووه ضلعو سلیکټډ خلق دی، پینځه پینځه او څلور څلور کسان، نو زما منسټر صاحب ته ګزارش هم دا دے چې په دیکښې که فارسټ منسټر نشته دے نو ضروری نه ده چې فارسټ منسټر نشته دے نو دلته خبره نشی کیدلے، په دیکښې ښه ماحول کښې دلته د دې مسئلې حل کولو د پاره یو کمیټی اناؤنس کیدې شی، هغوی ټائم لائن ورکولے شی، زمونږ ریکویسټ دا دے چې دا چونکه انتهائی، دا د ملاکنډ ډویژن د کسټم ایکټ غوندې یو Sensitive issue ده، د هغې نه کمه نه ده، نو ګزارش زمونږ لاء منسټر صاحب ته دے چې تاسو زمونږ سره په دیکښې تعاون اوکړئ، زور مه لګوئ، دا ایجنډا خامخا په دې ننئ ورځ کښې تاسو شامل کړئ، دا خلق راغلی دی میډم! د دریو سوؤ کلو میټرو نه دا خلق د منګل په ورځ اجلاس دے، دا واپس نشی تللے نو لهذا زمونږ ګزارش دا دے چې دا تاسو Intact اوساتئ، په دې نن بحث اوکړئ جی۔ شکریه۔

ایبٹ آباد میں پی آئی اے کے طیارے کے حادثے پر بحث

Madam Deputy Speaker: Ji, Dr. Haidar Ali! First Nalotah Sahib. Haidar Ali! Please you don't mind. Nalotha Sahib!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں میڈم سپیکر! کہ آپ نے ایک قومی سانحہ جو 7 تاریخ کو رونما ہوا، ایک بدقسمت طیارہ جو چترال سے اسلام آباد آرہا تھا تو حویلیاں کے قریب وہ حادثے کا شکار ہوا۔ سپیکر صاحبہ! وہاں پر جو بالکل میرا حلقہ ہے اور حویلیاں شہر کے نزدیک جگہ ہے، بٹولنی اس گاؤں کا نام ہے تو پہلے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں شہید ہونے والے پائلٹ کو، تمام جتنے لوگ اس میں شہید ہوئے ہیں، ان کیلئے دعائے مغفرت ہوگئی ہے اور میں اس پائلٹ کو خراج تحسین اس لئے پیش کرتا ہوں کہ جس طرح وہ جہاز نیچے آرہا تھا، اگر وہ عقلمندی یا بہادری کا مظاہرہ نہ کرتا تو آبادی کے اوپر وہ گرتا جس سے مزید پانچ چھ سو لوگوں کے مرنے کا خطرہ تھا اور پائلٹ نے انتہائی عقلمندی سے وہ طیارہ چٹان کے ساتھ، پہاڑی تھی اس کے ساتھ جا کر اس کو ٹکرایا۔ میڈم سپیکر صاحبہ! جو حادثہ ہوا، میں اس میں اپنے علاقے کے لوگوں کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، اسلئے کہ جہاں پر جہاز گرا تھا اور اس کے ٹکرانے کے بعد شعلے، آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگیں اور وہاں پر آپ یقین کریں کہ ایک گھونٹ پانی کا نہیں تھا اور اپروچ روڈ بھی وہاں پر نہیں تھا اور مقامی لوگوں نے مسجدوں میں اعلان کرا کے مرد اور عورتیں اس طرح وہاں پر پہنچ گئیں جیسے ان کے اپنے ذاتی خاندان کے لوگ اس طیارے میں شہید ہوئے ہیں، تو انہوں نے مٹی سے آگ بجھائی ہے اور بڑی ہمت سے انہوں نے اپنے آپ کو آگ میں، مطلب ہے کوئی پرواہ جان کی نہیں کی، تین چار آدمی بری طرح جھلس بھی گئے ہیں، پاؤں ان کے جلے ہیں لیکن انہوں نے ڈھائی تین گھنٹوں کے اندر اندر آگ کے اوپر بھی قابو پایا اور تمام لاشوں کو نکال کر اور چادروں میں باندھ کر پہاڑی سے نیچے جہاں پر ایمبولینس پہنچتی تھیں، چار پانچ کلومیٹر کا فاصلہ تھا تو ان لوگوں کو میں اسلئے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت ہمت اور جرات کا مظاہرہ کیا۔ انتظامیہ کے لوگ بھی وہاں پر پہنچے، ریسکیو والے بھی پہنچے، آرمی والے بھی لیکن بہت لیٹ پہنچے اور اس میں یہ ہوا کہ تمام لاشیں ہم نے رات ایک بجے تک ایوب میڈیکل کمپلیکس میں منتقل کر دی تھیں۔ اب اس میں جو ہمارے خیبر پختونخوا کے نامور ڈی سی اسامہ وڑائچ، ان کی اہلیہ، ان کے بچے، چترال سے ہمارے بہت سے لوگ، سولہ لوگ چترال کے تھے، کچھ ایبٹ آباد کے تھے، کچھ مانسہرہ کے تو اسی طریقے سے بہت بری طرح وہ لاشیں جھلس گئی تھیں اور ایوب میڈکل کمپلیکس میں جب لاشوں کو پہنچایا گیا تو میڈم سپیکر

صاحبہ! افسوس اس بات پر ہوا کہ رات کو وہ لاشیں زمین کے اوپر پڑی رہیں اور وہاں پر کوئی بیڈ نہیں تھا، مجھے اس بات پر بہت افسوس ہوا کہ جس طرح ہم نے ان لاشوں کو احترام دینا تھا، اس طریقے سے نہیں دے سکے اور پھر بھی میں ضلع ایبٹ آباد کے عوام کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ساری رات وہاں پر لوگ جمع رہے اور رضاکارانہ کارروائیوں میں شرکت کی انہوں نے، کل جب میں وہاں پر پہنچا، ساڑھے نو بجے کا ٹائم تھا تو مجھے یہ پتہ چلا کہ لاشیں اسلئے رکھی ہوئی ہیں کہ ہیلی کاپٹر ابھی تک نہیں آئے ہیں اور کچھ لوگوں نے یہ بھی وہاں پر بات کی کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی میڈیا کے اوپر خبر آئی تھی کہ انہوں نے ایبٹ آباد پہنچنا ہے اس سانحے کے اوپر لیکن وہ بھی نامعلوم وجوہات کی بنا پر، پتہ نہیں کس طرح نہیں پہنچ سکے؟ تو بہر حال میں نے میڈیا کے اوپر بھی، سارے پاکستان کا میڈیا تھا، میرے اوپر بھی طرح طرح کے سوالات کئے گئے تو میں نے کہا کہ اس سانحے کے اوپر ہم کوئی سیاسی پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنا چاہتے ہیں، یہ ہم سب کیلئے ایک بہت بڑا المیہ ہے، پوری قوم کیلئے تو لاشیں، پھر وہاں سے بارہ بجے ہیلی کاپٹرز پہنچے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ساڑھے نو نہیں دس بجے پہنچنا چاہیے تھا کیونکہ موسم بھی کلیئر تھا، کوئی اس طرح کا مسئلہ بھی نہیں تھا، بہر حال الحمد للہ ہم نے اپنے ضلع کی نمائندگی کرتے ہوئے ہم یہ سمجھتے تھے، میں نے اعلان کیا تھا سانحے کی جگہ پر بھی اور ایوب میڈیکل کمپلیکس میں بھی کہ جب تک ان مسافروں کے لواحقین نہیں پہنچتے، ہم ان شاء اللہ ان کے وارث ہیں اور ان کے ورثاء کو جو جو یہاں پر پہنچے ہیں ایبٹ آباد میں، ہم نے کوشش کی ہے کہ ان کے ساتھ جو بھی ہم تعاون کر سکتے تھے، اس میں چترال سے ہمارے ایم پی اے سلیم خان صاحب اور چترال سے ہی ایم پی اے سردار حسین صاحب وہاں پر پہنچ گئے، انہوں نے بھی امدادی کارروائیوں میں حصہ لیا، ان کے علاقے کے بھی لوگ تھے لیکن میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ سانحہ ہمارے صوبے کے اندر ہوا تھا، بالخصوص ہمارے ضلع کے اندر ہوا تھا۔ اب میڈم سپیکر صاحبہ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح ابھی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے، اس سانحے کی انکوائری کیلئے میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جلد از جلد اس کی انکوائری کی جائے کیونکہ جو باتیں جس طرح ہم نے سنی ہیں کہ چونکہ یہ جہاز جو پی آئی اے کا تھا، اس میں پہلے بھی ایک دو دفعہ خرابی ہوئی ہے اور اس کو کیوں نہیں چیک کیا گیا، کیوں لاپرواہی کی گئی؟ اور جو لوگ اس لاپرواہی میں شریک ہیں، انہیں قرار واقعی سزا دی جائے اور چونکہ یہ بدقسمت طیارہ جس میں بڑے اہم لوگ تھے، تبلیغی جماعت کے جمشید صاحب تھے، اور لوگ تھے، ہر انسان کی جان بڑی قیمتی ہے لیکن انسان نے تو ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہے لیکن جو لمحات طیارے میں سوار مسافروں پہ گزرے ہوں

گے جب انہیں معلوم ہوا ہو گا جس طرح پائلٹ نے اعلان کیا ہو گا کہ جہاز فنی خرابی کی وجہ سے میرے کنٹرول سے باہر ہے تو وہ پانچ دس منٹ سپیکر صاحبہ! ان کیلئے کتنے مشکل گزرے ہوں گے، میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ډاکټر صاحب! I think بابک صاحب دغه مخکښې را لیږلے وو چیمبر ته، He want to talk on this کنه، اسی پہ بابک صاحب نے اسمبلی میں چٹ پہلی بھیجی تھی، پھر آپ کو ٹائم دیتی ہوں، سب بولیں گے Because یہ کوئسچنز آور سب اسی پہ ڈسکشن ہے۔ بابک صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ان کو تو بالکل بات نہیں کرنی چاہیے تھی کہ ان کا ضلع تھا قلندر لودھی صاحب اور مشتاق غنی صاحب، سردار ادریس صاحب، محترمہ سپیکر صاحبہ! یہ میرا مائیک آن کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چترال سے ایم پی اے اگر ایبٹ آباد میں پہنچ سکتے ہیں تو یہ اپنے ضلع میں اتنا دردناک واقعہ ہوا ہے، 47 لاشیں ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، ہاں یہ ٹائم کافی ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بارہ بجے تک وہاں پہ پڑی رہی ہیں، ان کو توفیق اللہ نے نہیں دی ہے کہ یہ وہاں پہ پہنچ سکتے۔

Madam Deputy Speaker: Nalotha Sahib! Please no cross talk, Babak Sahib! You carry on, Babak Sahib!

جناب سردار حسین: شکریہ میڈم سپیکر! کہ آپ نے موقع دیا ہمیں، جس طرح نلوٹھا صاحب نے ذکر کیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، Then قلندر لودھی صاحب۔

جناب سردار حسین: یہ ایک قومی سانحہ ہے اور اسی قومی سانحہ میں تمام قوم جو ہے، وہ ان کے لواحقین کی ہمدردی میں برابر کے شریک ہے اور اس دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں اور میرے خیال میں اسی طرح کے قومی سانحات جب آتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا امتحان ہوتے ہیں اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اسی امتحان میں پاس ہونے کیلئے ہمیں تگ و دو کرنا چاہیے، میرے خیال میں اس موقع پر میں نہیں کہتا کہ آج ہم ایک دوسرے پہ الزامات لگائیں کیونکہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے، اس طرح کے سانحات، اس طرح کے واقعات انتہائی افسوسناک ہیں اور ہمیں سوچنا چاہیے، ہمیں دیکھنا چاہیے،

ہمیں پرکھنا چاہیے کہ کیا واقعی یہ فنی خرابی کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا ہے، سانحہ ہوا ہے اور جس طرح میڈم! آپ نے بھی ذکر کیا، میں ایک قرارداد بھی لایا ہوں، میں تمام جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز اور نمائندگان کا شکریہ بھی ادا کروں گا ان شاء اللہ، آخر میں میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ قرارداد میں متفقہ طور پر اسمبلی سے پاس کراؤں، میڈم! اسی واقعہ کو جب ہم دیکھتے ہیں تو بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے اور اس موقع پہ ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ جو ذمہ دار لوگ ہیں، خدانخواستہ اگر یہ واقعہ کسی غفلت کی وجہ سے، کسی کوتاہی کی وجہ سے رونما ہوا ہو تو یہ اسمبلی ضرور یہ سفارش کرتی ہے کہ ان ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا ہونی چاہیئے اور اسی واقعہ کی اور اسی سانحہ کی اعلیٰ سطح پہ تحقیقات ہونی چاہئیں۔ میں آج اخبار پڑھ رہا تھا تو پی آئی اے کی طرف سے ان تمام شہیدا کے لواحقین کیلئے مالی معاونت کا اعلان کیا گیا ہے، اسی موقع پہ میں صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت سے بھی مطالبہ کروں گا کہ ان شہدا کے لواحقین کیلئے مالی معاونت کا اعلان کر دیں تو میرے خیال میں بہت بڑی مہربانی ہوگی اور یہ 47 نام تھے یا 48 نام تھے، تمام لوگ اپنے گھرانوں کے بڑے بڑے نام تھے اور اسی چیز پہ بھی تھوڑا دکھ ہوتا ہے کہ وہ 47 لوگ جب شہید ہوئے، میڈیا سے بھی تھوڑا گلہ بھی کریں گے اور تھوڑی ریکویسٹ بھی کریں گے کہ ایک دو ناموں کو اٹھا کے باقی لوگوں کو ہم کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ دیکھیں! اسی سانحے میں جتنے لوگ شہید ہوگئے، معاشرے کے اعتبار سے تو بالکل سارے ہیروز تھے اپنے گھرانوں کے، لہذا اس طرح کا رویہ نہیں اپنانا چاہیے کہ بعض ناموں کو بڑا اچھالا جاتا ہے، میرے خیال میں اسی موقع پہ ہم ایک قوم بن کے تمام شہداء کیلئے اسی طرح کی ہمدردی کا اظہار کرلیں، ان کے لواحقین کے ساتھ ہم ہمدردی کریں اور میرے خیال میں اس کے علاوہ کچھ ہو بھی نہیں سکتا لیکن ضرور میں یہ کہوں گا، میں خود پچھلے مہینے، ہم اسی اے ٹی آر میں گئے ہیں اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ اے ٹی آر جو ہے، ٹھیک ٹھاک جہاز ہے، اسی طرح نہیں ہے لیکن اگر دیکھا جائے، چترال کی بہت بڑی بدقسمتی رہی ہے پچھلے ایک دو سالوں سے، وہاں پہ قدرتی آفات آئے ہیں، چترال کی پسماندگی پر میرے خیال میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے، میں نے اسی اسمبلی میں کچھ عرصہ پہلے بھی یہ بات کہی تھی کہ چترال کا جوائر پورٹ ہے، اس کو وسعت دینی چاہیے، اس کو Extension دینی چاہیے اور جو فلائٹس ہیں، ان کو Frequent بنانا چاہیے اور جو فلائٹس کی حالت ہے، اس کو دیکھنا چاہیے یعنی چترال ایسا علاقہ ہے جہاں By road آنا جانا ابھی بہت دشوار ہے، اللہ کرے کہ یہ جو لواری ٹنل ہے یہ بن جائے اور لوگوں کا آنا جانا، آمدورفت میں آسانی ہو لیکن اگر وہ ابھی تک نہیں ہے تو میرے خیال میں مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری

بنتی ہے کہ اس سانحہ کے بعد تو کم از کم فوری طور پہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور جو فلائٹس ہیں، ان کی کنڈیشن کو دیکھنا چاہیے اور چترال چونکہ اسی صوبے کا، اسی ملک کا بہت ہی خوبصورت حصہ ہے، رقبے کے لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید سارے پاکستان میں بہت بڑا ضلع ہو لیکن ان کو دیکھنا چاہیے، ان کی ضروریات کو دیکھنا چاہیئے اور اسی موقع پہ پھر سارے ہمارے ساتھی جو بات کریں گے تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ میں اپنی جو قرارداد جو ہے، وہ ہاؤس کے سامنے پیش کردوں، تمام جماعتوں کے نمائندوں نے اس پہ دستخط کئے ہیں لیکن میں ضرور اسی بات کو Stress کروں گا کہ صوبائی اور مرکزی دونوں حکومتیں ان تمام شہداء کے لواحقین کیلئے مالی معاونت کا اعلان کردیں۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ Before قلندر لودھی صاحب I know میری فیملی میں تین پائلٹ ہیں، دو میرے بھائی پائلٹ ہیں اور ایک میرا بھتیجا پائلٹ ہے And this is suppose to be, I am not technical person, I shouldn't be talking on this کہ یہ جہاز، This is one of safest، اکے دو انجن ہوتے ہیں، جب ایک Off ہوتا ہے تو دوسرا Automatically On ہوتا ہے تو This is a question, what happened کہ دوسرا انجن کیوں نہیں آن ہوا؟ As I said کہ میں ٹیکنیکل تو نہیں ہوں لیکن اتنا جانتے ہیں، اے بی سی جانتے ہیں تو اس پہ ضرور As you said کہ ہونا چاہیے۔ قلندر لودھی صاحب، جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم۔ یہ ایک بڑا واقعہ ہے، قومی سانحہ ہے، اس پہ جتنا بھی دکھ کیا جائے کم ہے۔ ہم نلوٹھا صاحب کے بھی مشکور ہیں، اپنی ہزارے وال قوم کے بھی مشکور ہیں، چونکہ یہ ان کا حلقہ تھا، یہ حویلیاں میں رہتے ہیں، جیسے ہی یہ واقعہ ہوا، یہ سب سے پہلے وہاں اس جگہ پر پہنچے ہیں اور ان کے گاؤں کے لوگ، ان کی وہ Constituency ہے، انہوں نے بڑی Efforts کی ہیں بڑے اچھے طریقے سے جو ان سے ہو سکتا تھا انہوں نے کیا ہے اور پائلٹ کو بھی انہوں نے خراج تحسین پیش کردی ہے، واقعی جس طرح اس کا رخ آرہا تھا، وہ گاؤں تھا، بڑا Packed گاؤں تھا، اگر وہاں جہاز گر جاتا تو بڑے اور بہت زیادہ نقصانات ہوتے۔ پائلٹ نے ہمت کی یا اللہ نے مہربانی کی، اس کا رخ چینج ہو گیا، تو اس میں بہت بڑے اور مزید سانحے سے ہم بچ گئے۔ جہاں تک سی ایم صاحب کا (تعلق) ہے، سی ایم صاحب نے اسی وقت مشتاق غنی اور ہم لوگ ادھر موجود تھے، اسی وقت ساری ہدایات جاری کردیں، فوج کی طرف سے تقریباً پانچ سو جوان اور ساری ان کی گاڑیاں اور ان کی ایمبولینس اور اسی طرح

ریسکیو1122 پہ دو سو جو بھی ان کے ذمہ دار تھے، وہ بھی پہنچ گئے، ساری ایمبولینس، ایمرجنسی نافذ ہو گئی، تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹرز پہنچ گئے، سارے لوگ وہاں موجود تھے لیکن اب اس واقعہ کو جیسے نلوٹھا صاحب نے بڑی سمجھداری سے بات کی ہے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہاں کیا تھا، کیا ہوا اور ہر ایک کو پتہ ہے، ہر Sense رکھنے والے آدمی کو یہ پتہ ہے کہ جب کریش ہو جاتا ہے، جب 'پلین' کریش ہو جاتا ہے تو پھر کیا ہوتا ہے، اس میں کیا چیز وصول ہوتی ہے، کیا نہیں وصول ہوتی؟ بہر حال انہوں نے بہت ہی ہمت کی ہے نا، میڈیا والوں کا بھی میں مشکور ہوں کہ میڈیا میں ایسی کوئی خبر نہیں آئی، یہی ہے کہ 'ڈیڈ باڈیز' پہنچا دی گئی ہیں، 'ڈیڈ باڈیز' اٹھائی گئی ہیں، 'ڈیڈ باڈیز' اب کمپلیکس میں پہنچ گئی ہیں ایبٹ آباد میں، اب ان کو شفٹ کر دی گئیں، پیمز میں چلی گئی ہیں، تو یہ ذمہ داروں کا یہی کام ہوتا ہے اور یہ جو جہاز تھا، اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں کہی جاتی، چونکہ میں صبح ایک پٹی دیکھ رہا تھا جس پہ وزیر اعظم صاحب کا ذکر تھا کہ میں 2016 میں خود گیا ہوں، اسی جہاز پر حادثہ ہو سکتا ہے لیکن اب سی ایم صاحب اگلی صبح اسی وقت ساڑھے آٹھ بجے ان کا پروگرام تھا، مجھے بھی کال کی، مشتاق غنی صاحب کو بھی، لیکن احتیاط کی وجہ سے ائیرپورٹ والوں نے انہیں جانے کی اجازت نہیں دی، موسم کے لحاظ سے کہ آپ نے نہیں جانا، چونکہ یہ موسم ٹھیک نہیں ہے، اس میں ہیلی کاپٹر کیلئے پرواز ٹھیک نہیں ہے، بہر حال چونکہ مجبوری ہوتی ہے، جب تک وہ کلیئر نہیں کریں تو اس وقت تک نہیں جا سکتے۔ اس دوران جیسے نلوٹھا صاحب رات کو تھے، ساری رات کو ساری میتیں جو ہیں، ساری 'ڈیڈ باڈیز' شفٹ ہو گئی ہیں، وہ شفٹ ہو گئی تھیں اسلام آباد میں، وہاں ہسپتال پیمز میں اور وہاں فٹی فٹی کر کے وہاں ڈی این اے ٹیسٹ یہاں سے لے لیا گیا، پھر وہاں ان کو Match کرنا ہے، سارے لواحقین وہاں پہنچ جائیں تو اس میں کوئی سیاسی نمبر لینا نہیں تھے کہ وہ باڈیز بھی چلی گئیں اور ان پہاڑوں پہ جا کے جگہ دیکھیں کیونکہ ہماری نمائندگی کر دی نلوٹھا صاحب نے، ان کا علاقہ ہے، جہاں وہ چلے گئے، نہ ہی ہم نے فوٹو سیشن کرانا تھا۔ تو اس میں یہ ہے کہ ہمیں وہ کچھ کرنا چاہیے جس پہ اس کو فائدہ ہو، تو وہ سارے لوگ اب آرہے ہیں اور چھ سات دن لگ جائیں گے ان کو شفٹ کرتے ہوئے، یہ بات ٹھیک ہے، بابک صاحب نے جو بات کہی ہے، ہر کوئی اپنے گھر کا بادشاہ ہے، جس کی بھی ڈیتھ ہوئی ہے، وہ قیمتی انسان تھے، وہ اپنے خاندان کیلئے بادشاہ تھے، اس لئے ان سب کو سب کے حوالہ کرنا، اگر ان کو نہیں پتہ تھا یا میڈیا کے پاس اپنا ریکارڈ نہیں ہوگا اسلئے انکی مجبوری تھی کہ انہوں نے اسامہ وڑائچ صاحب کو کا ذکر کیا، جمشید صاحب کا، جنید جمشید تو واقعی ایک قومی ہیرو ہیں، ایک آدمی کی کیسی زندگی تھی، اللہ نے اس پر فضل کیا تو وہ کیسے

Change ہو گیا، اب اس نے ساری زندگی وقف کر دی تبلیغ کیلئے، تو کل وہ جو اس دن جو گئے ہوئے تھے، وہ تبلیغ کیلئے گئے ہوئے تھے، چھ دن انہوں نے وہاں Stay کیا تھا چترال میں، تو وہ بھی دین کی اشاعت کیلئے گئے تھے، دین کی تبلیغ کیلئے گئے تھے، ان کی شہادت، باقی بھی شہید ہو گئے ہیں، ان کا وقت برابر تھا۔ جہاں تک کسی کا مسئلہ ہے تو وہاں جی ایسا جو بھی جہاں بیٹھا ہوا تھا، وہ رو رہا تھا، ایسا نہیں ہے کہ کسی کو اس کا غم نہیں تھا، یہ ایک حادثہ ہے اور اتنا زیادہ بھیانک حادثہ ہے کہ اس پر کوئی روک ہی نہیں سکتا رونے سے، تو اس میں تو یہ بات کرنا، جو موقع پر روتا ہے، جس کے نصیب میں ہوتا ہے وہ زیادہ ڈیوٹی کر لیتا ہے، جو نہیں پہنچ سکتا، لاشیں شفٹ ہو گئی تھیں، میتیں شفٹ ہو گئی تھیں، ہم نے بار بار جا کے اس میں یہ نہیں کرنا تھا کہ بھئی ہم بھی جائیں، اور نلوٹھا صاحب ذمہ دار آدمی ہیں اور وہاں یہ کھڑے تھے ہسپتال میں، باقی جہاں تک انہوں نے کہا کہ بیڈز نہیں تھے، وہاں پہ سب چیزوں کی کوششیں کی گئی ہیں لیکن اچانک ایک واقعہ ہو جائے تو اسلئے ویسے بھی وہاں بہت رش ہے، اس ہسپتال پر پورے ڈویژن کا، ایک بڑا ہسپتال ہے ہمارے پاس، تو اس میں ٹھیک ہے یہ جو کمی بتائی ہے، اس کو بھی دور کرنا چاہیے اور زیادہ اس میں ضرورت ہے کہ اس کو اور بہتر کیا جائے، لگے ہوئے ہیں اور بہتر کر رہے ہیں لیکن جہاں تک سی ایم صاحب کا تعلق ہے، انہوں نے بیٹھ کے ساری انسٹرکشنز اسی وقت ہر ایک کو فون پر ساری باتیں کر کے خود بنفس نفیس انہوں نے سب کو کہا کہ بالکل میں بھی آ رہا ہوں لیکن اب انہوں نے جو جانا تھا، وہ ہیلی کاپٹر پر جانا تھا، وہ Allow نہیں کیا گیا، تو پھر انہوں نے کہا کہ چونکہ اسلام آباد پیمز میں اور ادھر ہسپتالوں میں جا کے وہاں ان کو جو بھی ہو گا، میں ان کو دیکھوں گا، اب ایک دکھ ہی کرنا ہے جدھر بھی جائیں گے، تو یہ بات ہے، ٹھیک ہے جو موجود تھے وہ چلے گئے اور چترال میں میرے بھائی گئے ہیں، وہ بھی وہاں گئے ہیں، ان کے حلقے کے بھی لوگ تھے، ہم ان کے بھی مشکور ہیں لیکن ہمارا پروگرام تھا لیکن وہ پروگرام جو ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جمشید صاحب، بہت سیریس ڈسکشن ہو رہی ہے۔

<u>وزیر خوراک</u>: ٹیکنیکل بنیادوں پر وہ رک گیا، اسلئے ہم نہیں جا سکے۔ میں ایک دفعہ پھر نلوٹھا صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو انہوں نے اور ان کے علاقے والوں نے، واقعی انہوں نے بڑا کام کیا ہے، تین چار میلوں پر جو ان کی جو 'ڈیڈ باڈیز' تھیں، ان کو نیچے لایا گیا اور انہوں نے اپنی آخرت کیلئے سب کچھ کیا، اس کا ثواب انہیں ملے گا۔ چونکہ اس میں کوئی ووٹ تو نہیں بڑھ رہے تھے لیکن یہ سب کچھ انہوں نے بہت

ہی اچھا کیا اور اس کے بعد اگر ہم بھی ہوتے، ہم بھی نلوٹھا صاحب کے ذمہ پڑتے کیونکہ وہاں حلقہ ان کا تھا، تو انہیں یہ ہوا کہ انہیں فری ہینڈ ملا، انہوں نے سب کچھ کیا، اللہ ہمیں ایسے نقصانات سے ایسے سانحے سے بچائے اور اپنے جو فوت ہو گئے ہیں، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ شکریہ، میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Doctor Sahib! You want to say something کیونکہ پھر اعزاز صاحب کا نمبر ہے On this issue, okay.

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم: شکریہ میڈم سپیکر۔ جس طرح کہ قرارداد میں ہے، ہلاک شدگان کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمانے کی دعا کرتے ہیں لیکن اس اسمبلی کا Role دعاؤں کے علاوہ کچھ اور بھی ہونا چاہیئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک عجیب واقعہ ہوا ہے اور اس طرح کے واقعات رونما نہیں ہوتے، یہ پوری دنیا میں اور جو ترقی یافتہ ممالک ہیں، ان میں بھی اس قسم کے واقعات رونما ہو جاتے ہیں لیکن ان میں اور ہم میں فرق یہ ہے کہ وہاں پر انکوائری کمیٹیز تشکیل دے کر وہ ایک مخصوص وقت کے اندر پھر اس کے اسباب کو پبلک کرتے ہیں کہ کیوں اس طرح کے واقعات ہو جاتے ہیں اور آئندہ کیلئے پھر اس کی روک تھام ہوتی ہے۔ ہمارے ملک کی بد قسمتی یہ ہے کہ اس قسم کے قومی سانحے ہو جاتے ہیں، سوگ بھی مناتے ہیں، انکوائری کمیٹیز بھی تشکیل پاتی ہیں لیکن جو اصل مقصد ہوتا ہے کہ پبلک کے سامنے وہ اسباب لائے جائیں کہ کیوں اس طرح کے واقعات ہو جاتے ہیں کہ کیا ٹیکنیکل فالٹ تھا، کیا دہشتگردی کا واقعہ تھا یا کسی کے غفلت کا نتیجہ تھا؟ اس پر کوئی بات نہیں ہوتی اور نہ پھر ذمہ داران کو کبھی سزا ملتی ہے۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ نہ صرف کمیٹی تشکیل دی جائے، ہمارا مطالبہ ہے وفاقی حکومت سے کیونکہ یہ بھی رپورٹس ہیں کہ ان جہازوں کو گراؤنڈ کرنے، جو ماہرین ہیں، انہوں نے کہیں پہلے ان جہازوں کو گراؤنڈ کرنے کی سفارش کی تھی جو کہ ابھی تک ہوا میں اور بھی اس قسم کے جہاز اڑ رہے ہیں اور لوگوں کو خطرہ ہے، تو میری گزارش یہ ہوگی کہ وفاقی سطح پر ہم سفارش کریں کہ ایک اعلیٰ تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جائے اور وہ اپنی رپورٹ ایک مخصوص وقت کے اندر اندر شائع کرے تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔ اس کے علاوہ میڈم! یہ جنگلات کا بہت Important issue ہے، اس پر اگر آپ ٹائم دیں گے تو اس پر ہم بات کرنا چاہیں گے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Izaz ul Mulk Sahib and then Mufti Fazl e Ghafoor Sahib. Izaz ul Mulk Sahib.

جناب اعزازالملک: شکریه میډم سپیکر صاحبه۔ څنګه چې ذکر اوشو، حقیقت دے دا ډیره لویه او عظیمه سانحه ده او ټول قوم په دې باندې سوګوار دے۔ میډم سپیکر صاحبه! د دې شهداء د پاره دعا هم پکار ده، چې څوک په دیکښې مرتکب وی د غفلت، هغوی له سزا هم پکار ده، تحقیقات هم پکار دی خو زمونږ د دې ملک لویه بدقسمتی دا ده چې د دا قسم سانحاتو څه د ډیر مخکښې نه عادت دے، هغه که د بلوچستان واقعه راغله۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب اعزازالملک: ښه که دې ملک کښې د بلوچستان واقعه ده، که د صوبه خیبر پختونخوا په دې مختلف علاقو کښې کالجونو یونیورسټو کښې واقعات دی، ډرون اټیکس دی، کراچئ واقعات دی او د ملک په نورو حصو کښې، دا د بدقسمتئ نه مسلسل په دې پاکستان کښې کیږی او قوم ته ډیر لوئې جانی او مالی نقصان د دې نه رسی خو میډم سپیکر! د نورې دنیا او زمونږ د پاکستان مختلف صورتحال دے، په جاپان کښې په هیرو شیما او ناګا ساکی باندې بم پریوتے وو خو د هغوی حکمرانانو په هغه موقع باندې اعلان اوکړو چې سبا نه به د جاپان ټولې تعلیمی ادارې کهلاؤ وی او د هغې په وجه باندې جاپان نن په ترقیافته ملکونو کښې شمار دے او هغه سوے جاپان بیرته یو عظیم جاپان جوړ شوے دے۔ستاسو علم کښې ده میډم سپیکر! چې په صوبائی اسمبلئ باندې یومیه خرچ په لکهونو باندې راځی او د پوره صوبې نه خلق دلته راځی او د دې اسمبلئ د سیشن سره د زرګونو خلقو معاملات وابسته وی، نو په دې واقعه باندې خفګان هم پکار دے، د دکه درد اظهار هم پکار دے، تحقیقات هم پکار دی، دعا هم پکار ده خو اسمبلئ چې کوم سوالات په ایجنډا باندې پراته وی یا بلونه وی، هغې ته هم اهمیت ورکول پکار دی ځکه چې دې اسمبلئ ته خلق انتظار هم کوی او څنګه چې ذکر اوشو د لرې لرې نه دا درې ورځې مخکښې دا خلق راغلی دی په یوه ایشو باندې او نور هم ډیر معاملات دې اسمبلئ سره وابسته دی نو هغه سلسله هم جاری ساتل پکار دی۔ الله د زمونږ او ستاسو د دې وطن حافظ او ناصر شی او د دې نه مخکښې هم ډیر واقعات شوی دی خو تر اوسه پورې د یوې واقعې هم صحیح رپورټ تر اوسه پورې پاکستان په تاریخ کښې

نه دے راغلے ، بس سرد خانې ته پریوځی، نوکه مونږ پرې څومره هم بحث کوؤ، سیوا د دې نه چې خپل اوقات یا د خلقو معاملات د هغې سره متاثره شی، سیوا د افسوس نه بل پرې مونږ څه څیز کولې شو۔ وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ اچھا، یہ اب نام اس طرح ہیں کہ پہلے مفتی غفور صاحب ہیں، پھر محمد علی صاحب، فخر اعظم، پھر محمد علی اینڈلاسٹ میں شاہ فرمان صاحب۔ مفتی غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه میډم سپیکر! دا بله ورځنۍ ډیره درد ناکه او خوفناکه حادثې باندې اراکین اسمبلی د خپل غم او د خپل درد او د شهداء د لواحقینو او د وارثانو سره د خپل همدردئ اظهار کوی، حدیث مبارک کښې راځی" الْحَرِيقِ شَهِيدٌ"، کوم سړے چې په قدرتی آفت کښې، په ناګهانه حادثه کښې وفات شی، د الله رب العالمین په نیز باندې هغه د شهادت درجه اومومی، نو بیشکه زمونږ دغه رونړه، شهداء، دا د دې معاشرې یوه ډیره لویه سرمایه وه، الله رب العالمین هغوی ته د شهادت مرګ ور نصیب کړو، الله تبارک و تعالیٰ د د هغوی وارثانو ته صبر جمیل نصیب اوفرمائی۔ خبرې اوشولې میډم، ډیرې خبرې قابل بحث دی، زمونږ ملکی ادارې، آیا هغه په داسې حساس معاملاتو کښې، په داسې Sensitive Issues کښې صرف وخت ډ کوی او سرسری، سطحې چې کوم دے نو هغه کلیئرنسونه ورکوی، د دغې جهاز متعلق، د متعلقه حکامو د طرف نه بار بار دې خبرې نشاندهی شوې ده خو د هغې باوجود هغې ته کلیئرنس ملاویږی او میډم! څومره لویه د افسوس خبره ده چې پروسکال تاسو به اوریدلی وی زمونږ د پی آئی اے د جهاز، په یو جهاز په ټیرونو کښې د پنکچرو لګولو چې کوم دے نوبحث په میډیا باندې راغلے وو، دا د دې قوم سره او د دې اولس سره، دې عوامو سره او د پاکستان د دې شهریانو سره،د هغوی د زندګو سره مذاق اړاؤول دی میډم، لهذا زمونږ خو به د ټولې اسمبلئ د طرف نه بابک صاحب د قرارداد راوړی خو دا پرزور ګزارش به وی چې په دېکښې که چا ټیکنیکل غلطی کړې وی او ډیپارټمنټل په دېکښې څه Mistakes وی، پکار ده چې هغوی ته ډیره لویه سزا ملاؤ شی خو میډم سپیکر! مونږ به څه کوؤ؟دا په دې صوبه کښې دا واقعه رونما شوې ده او دا فرسټ چانس نه دے ، فلډ راشی،

زلزله راشی، د دهشتګردئ واقعات اوشی، زمونږ سره دلته د ایمرجنسی ریلیف د پاره ریسکیو 1122 دے، زمونږ سره د Rehabilitation د پاره PDMA ده، میډم سپیکر! یو معصومانه سوال کوم، کوم فنډ چې مونږ د پیښور د پلاسټکی ګلونو د پاره ورکوؤ، آیا مونږ په دې چرته سوچ کړے دے چې چرته یو قومی حادثه به راځی، یو آفت به راځی، یو تکلیف به راځی، زما نور ډیپارټمنټ کوم چې د سهولیاتو، د ضروریاتو، د تعیشاتو، دآسائشاتو خبرې کوی، هغه وروستو دی، مشکلات مخکښې حل کول پکار دی میډم! ما مخکښې په دې فلور باندې یو تجویز ورکړے وو چې پکار دا ده چې په Divisional base باندې Sub offices قائم کړلې شی او په هغې کښې Full equipment پکښې پروت وی، Fully funded وی، خدا نخواسته چې کله هم داسې حادثه او واقعه رونما کیږی، پکار دا ده چې مونږ د خپل، حکومت د خپل ضرورت د پاره کوم څیزونه استعمالوی په داسې ایمرجنسی کښې، زمونږ هیلی کاپټرې هغلته حاضرې وی، دا صرف د دې د پاره دی چې زه به پکښې د مردان نه، د پیښور نه مردان ته ځم او د پیښور نه لکی مروت ته ځم؟دا دغه مرې چې ټوله شپه دغه شان پراته وو، دې یخ ته، دې ځلې ته، میډم سپیکر! زه د نلوټها صاحب دې خبرې سره اتفاق کوم، څه بعض غلطیانې کوتاهیانې زمونږ خپلې شته دے، هغه به منو، هغه کمیانې کوتاهیانې به لرې کوؤ، د هغې د پاره به سوچ بچار کوؤ، داسې نه چې هر یو څیز مونږ په بل باندې وراوتپو، لهذا زما به دا ګزارش وی چې کوم د ایمرجنسی د ریلیف د پاره ادارې دلته قائم شوې دی،که زمونږ په فنانس باندې بحران راځی، چې مونږ هغه د هغې ادارو په سرګرمو باندې اثر انداز نکړو او هغه Anytime زمونږه سرهFully funded موجود وی، مکمل د هغوی سره Equipment موجود وی، ایمرجنسی آپریشن، ریسکیو آپریشن کولو د پاره د هغوی سره وسائل موجود وی، افراد موجود وی،اسپتالونو کښې د هغې د پاره خصوصی مونږ بیډز Reserve کړی وی، خدانخواسته الله د نکړی، الله د نکړی خو که داسې واقعات راځی نو د هغې نه چې په بهترې طریقې سره د خپل قام او د خپل اولس د خدمت پاره مونږ هر وخت چې کوم دے نو تیار یو۔ ډیره ډیره مننه، ډیره ډیره شکریه جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو، مفتی غفور صاحب، خو زما یو ریکویسټ دے چې پلیز
دا نن چې ما کوم ما One Hour ورکړے دے، It`s only for the crash, rest of
the problems are enormous problems، ګهمبیر مسئلې دی خو We can
debate it on another day because، ایجنډا پرته ده نو Fakhr-e-Azam!
Just restrict to this one point, please.

جناب فخر اعظم وزیر: میډم سپیکر صاحبه! زه شکریه ادا کوم، تاسو مونږ ته موقع
راکړه۔ دا په 7 تاریخ چې کومه واقعه شوې ده، دا یو قومی واقعه ده، قومی
سانحه ده او په دیکښې چې کوم کسان شهیدان شوی دی، د هغوی سره مونږ په
دغه درد کښې مونږ برابر شریک یو، دعا هم غواړو چې خدائے پاک د دوئ
شهادت قبول کړی۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: (Address to Dr. Haidar Ali, MPA) Doctor Sahib! You can have your seat please.

جناب فخر اعظم وزیر: او بله دا خبره ده چې څنګه بابک صاحب خبره اوکړه چې کوم د
دوئ لواحقین دی، د هغوی د مالی امداد هم اوکړے شی او نلوټها صاحب چې
څنګه خبره اوکړه چې د دوئ د حلقې کسانو چې کوم امداد ورسره کړے دے نو
حقیقت دے چې هغه په ټی وی باندې هر چا کتل، نو مونږ خراج تحسین پیش کوؤ
د نلوټها صاحب چې کوم د حلقې خلق دی یا هغلته چې کوم کسانو په خپل امداد
باندې څه کړی دی، میډم صاحبه! داسې ده چې څنګه زمونږ عقیده ده چې "کُلُّ
نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْتِ"، ټهیک ده یوه ورځ به هر جاندار شی نه به ساه اوځی خو د هغې
یو دنیاوی اسباب وی، لکه څنګه چې دې پائلټ دې نه مخکښې میډم! کمپلینټ
کړے دے چې دې جهاز کښې فنی خرابی ده، دغه کمپلینټ پائلټ کړے دے او
دغې نه مخکښې هم دغه طیاره د ملتان نه اسلام آباد ته راغلې ده په یو انجن، د
ملتان نه اسلام آباد ته راغلے دے په یو انجن، بیا د اسلام آباد نه چترال ته تلے
دے په یو انجن، بیا هغه په یو انجن بیا راځی اسلام آباد ته، نو یو انجن باندې
چې راتلو د ملتان نه، ملتان سے جو اسلام آباد، اسلام آباد ٹو چترال، بیا د چترال نه واپس
راځی نو دا خو Obviously دا خبره ښکاره ده چې یو انجن چې بند شی نو
Automatically، یو انجن وو خو بس بیا خو طیاره تباه کیږی، نو داسې ښکاری

چې په دیکښې چې کوم دا چې کوم کسانو ته اجازت ورکړے دے ، د دوئ غلطي پکښې شته، برابرغلطي ده ځکه چې تاسو ته پته ده چې ملتان نه چې یو جهاز په یو انجن راغلے او بیا هغه جهاز اسلام آباد نه چترال ته هم په یو انجن ځی نو د دغې مطلب دا دے چې په دیکښې دې Involve دے ، Involved means چې د دوئ غلطي شته او بیا تحقیقات دا هم وائی چې یو کال مخکښې دغه طیاره ئے اړاؤ کړې وه په ګلګت کښې، هغلته هم په دیکښې فنی خرابی پیدا شوې وه او بل دا هم تحقیقات وائی چې ګیاره ATR طیارې دی د پاکستان سره دا وخت، ګیاره ATRs طیارې دی، په دیکښې اکثر طیارې چې د کومې سپیئرپارټس Available نه دی نو هغه یو طیاره خو غرقه شوه او د نورو طیارو سپیئرپارټس نشته او ته بیا هم چې کومه هغه اتهارټی ده، اجازت ورکوی چې دوئ دا الوزوی نو زه میډم! دا وایم چې ټهیک ده هر څه د خدائے د طرف نه دی خو دنیاوی اسباب ئے شته، بالکل ئے شته ځکه چې موجوده ګیاره ATRs طیارو کښې اکثر خرابې دی نو چې دومره طیارې خرابې دی، هغه ته د اجازت نه ورکوی چې هغه پرواز اوکړی او چې دا کومه موجوده واقعه شوې ده، د دغې د برابر تحقیقات اوشی ځکه چې د ملتان نه اسلام آباد ته او د اسلام آباد نه چترال ته او بیا د چترال نه اسلام آباد ته یوه طیاره په یو انجن راځی نو دومره، برابر په دیکښې مطلب دے چې د دوئ غلطي شته او د دغې د برابر تحقیقات اوشی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Fakhre Azam, thank you. Muhammad Ali Sahib and then Shah Farman, last.

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے ، د محمدعلی نه پس بیا به شاه فرمان ،

Then your, Okay, I will give you time. Muhammad Ali, Shah Farman and then Bakht Baidar.

جناب محمد علی: شکریه میډم سپیکر! په دې لویه سانحه باندې د مختلف سیاسی پارټیانو د طرف نه نمائندګی هم اوشوه او خپل د پارټئ هغه مؤقف ئے هم دلته پیش کړو۔ حقیقت دا دے میډم! چې د څلویښتو نه بره جانونو نذرانه پیش کول، شهداء پیش کول، په کاغذ کښې خو که اوګورئ میډم سپیکر! نو فګر دے Forty plus خو که په حقیقت کښې اوګورئ نو که Forty plus خلق په دیکښې شهیدان

کیږی نو د دې سره، د یو یو کس سره به څومره څومره فیملی ممبرز Affect شوی وی، دیکښې به څومره خوئیندې کنډې شوې وی، څومره بچی به پکښې یتیمانان شوی وی او دا درد دا هغه خلق Feel کوی چې د چا په کور کښې نن دا هور بلیږی او نن د چا په کور کښې د وینو دا قطرې او دا نعرې چې دی د چا په کورونو کښې دی۔ میډم سپیکر! د دې څومره هم، یو زه وایم چې یو انسان په دې سینه کښې زړه لری نو ظاهره خبره ده دا زړه د غوښې نه جوړ دے، دا د کمر نه نه دے جوړ، لکه مرزا غالب فرمائی چې:

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت　　　　درد سے بھر نہ آئے کیوں

نو که دا زړه زه وایمه چې یو ډیر سفاک انسان هم وی خو چې د هغه په سینه کښې زړه وی کنه نو حقیقت دے دا ډیر لوئې د درد مقام دے چې په دیکښې ډیر لوئې فیمیلیز متاثره شوی دی او په دې باندې مونږ بهرپور د هغه غمزده خاندان سره ولاړ هم یو او همدردیانې مو هم دی، زمونږ د هغوی سره چې دے په دې غم رازئی او په دې دکهه او درد کښې ورسره مونږ ولاړ هم یو او څنګه چې ورونړو اووئیل نو مونږ د حکومت نه هم دا مطالبه کوؤ چې مرکزی حکومت او صوبائی حکومت چې دے Per head هغه شهداء سره مالی تعاون اوکړی، د انسان قیمت خو شته نه او حکومت به څه ورکړی پنځوس لکهه روپئ به Per head ورکړی، یو کروړ روپئ به ورکړی، په دې یو کروړ او په دې پنځوس لکهه روپئ باندې هغه انسان نشی راتللے خو بیا هم هغه غمزده خاندان ته هغه یو ټکور او یو تسلی او د حکومت د طرف یو احساس اوشی چې او حکومت په دې صوبه او په دې ملک کښې شته، حکومت ته یاد کړے خو میډم سپیکر! لږ په دے خبره هم سوچ کول غواړی سړې خفه شی پی آئی اے، پاکستان انټرنیشنل ائیرلائن دے، پکار خو نن دا ده چې څنګه مونږ په یو اے ای کښې ګورو، د دوبئ چې کوم خپل سټیټ دے، د هغې ایمرټس انټرنیشنل ائیر لائن دے، د ابوظهبی چې دے اتحاد ائیرلائن دے، د سعودی عرب عربک ائیرلائن دے، د قطر چې دے نو قطر ائیرلائن دے، د ترکی ټرکش ائیرلائن دے، په دې ډیر د افسوس خبره ده میډم سپیکر! چې هغه ملکونه دې حد ته هغه رسیدلی دی چې نن زما د پاکستان عام شهری هغه کوم د ملک نه بهر سفر کوی نو هغه ولې په پی آئی اے باندې Trust

نه کوی، زما قومی ایئر لائن دے، پکار دے چې دا سې سټینډرډ ته ما نن هغه رسولے وے چې کم از کم پاکستانی خو په پاکستان انټرنیشنل ائر لائن کښې هغه سفر کولے۔ په دیکښې څه شک نشته، انسان د مور په خیټه وی هغه نه وی پیدا د څلور میاشتو وی، الله رب العزت د هغه فیصله کړې وی، د ده عمر څومره دے، رزق څومره دے، مرګ سبب د هغه د څه شی نه دے او د قبر مخصوص ځائې معلوم دے او که نه دے، په دیکښې څه شک نشته، بحیثیت د مومن مسلمان زمونږ دا عقیده ده چې دا ټول د مخکښې نه چې دی، دا مقرر دی خو څنګه وږور خبره اوکړه، اخر ولې حکومت په دیکښې فیل دے چې یو طیاره نن پی آئی اے هغه که چترال ته ځی، پکار خو دا ده چې هغه داسې سټینډرډ زمونږ ایئر لائن وے چې خلق په هغې باندې اعتماد کوی، نو زما دا ګزارش دے میډم سپیکر! چې د دې لکه څنګه چې نور زمونږ کمیټیز دی، که تاسو کوئټه اوګورئ زمونږ په ډی آئی خان د جیل واقعه اوګورئ، کوم کوم ځائې کښې چې هم حکومت تحقیقاتی کمیټۍ اعلان کړے دے، حکومت پینځه کاله خپل Tenure پوره کړی خو د هغې څه حل رااونځی او قوم ته کم از کم د دې خبرې پته او نه لګی چې په دیکښې څوک ذمه دار دی او په کوم ځائې کښې کوتاهی ده؟ نو کم از کم هغه خلقو ته رسیدل غواړی او حکومت فوری طور یو ډیډ لائن ورکړی یا پینځه ورځې هفته یا لس ورځې چې په دیکښې به مونږ هغه خلقو ته ځان رسوؤ، څوک په دیکښې شامل دی خو میډم! دلته ډیر د افسوس خبره ده، مختصر یو مثال درکړم، یو بادشاه له یو سوالګرے تلے وو چې د خدائے په نامه ماله څه راکړه، بادشاه سلامت هغه له د خزانې چابی ورکړی، وائی دا واخله د خزانې چابی او دې خزانې د په زړه ارمان وی نو هغه ته راغونډ کړه او ځان سره ئے یوسه، هغه سوالګرے چې کله خزانې ته د ننه ننوتو نو هغه ټول هیرې او جواهرات هلته پراته وو خو هلته د بادشاه سلامت پالنګ هم پروت وو او بادشاه سلامت ورته وئیلې وو چې لاړ شه چې څه د خوښ وی راوړه خو پینځه منټه ستا سره ټائم دے، پینځه منټه کښې چې د څه راغونډ کړل، هغه ستا دی، بیا به رااوځې۔ هغه اووئیل ټهیک ده بادشاه صاحب، هغه چې کله هغه خزانې ته ننوځی هیرې او جواهرات وی نو د بادشاه صاحب پالنګ هم وی نو دې سوالګری داسوچ ئے

اوکړو چې راځه دا یو اعزاز هم ته حاصل کړه، د بادشاه په دې پالنګ کښې هم یو دوه درې منټه ډېره اولګوه، خلقو ته به وئیلې شم چې د بادشاه په پالنګ کښې هم ما آرام کړے دے، هغه سړے زما غونډې نااشنا وو، چرته پالنګ به ئے نه وو لیدلے، چې هغه پالنګ ته ختلے دے نو هغه له خوب ورغلے دے، پینځه منټه بعد سړے راغلے دے پاڅولے ئے دے چې روره ستا خو پینځه منټه پوره شوی دی، پاڅه، هغه وئیل چې ما خو څه نه دی راغونډ کړی، هغه وئیل چې دا خو ستا خپل قسمت دے، تا له بادشاه پینځه منټه درکړی وو، تا په خوب کښې تیر کړل، د هغې ذمه وار خو زه نه یم۔ زه ډیر په افسوس سره وایم میډم سپیکر! د پاکستان عوام که هغه صوبائی اسمبلۍ ته مونږ منتخب کوی یا قومی اسمبلۍ ته، عوام مونږ رااولیږی پینځو کالو د پاره، حکمران اوس اوده دی، دا پینځه کاله حکمران چې دے نو هغه په خوب کښې تیروی او پینځه کاله بعد بیا دغه عوام ته ځی، عوام خوار و زار دی، لهذا دا بحیثیت زما د صوبائی اسمبلۍ او د مرکزی، قومی اسمبلۍ دا ذمه داری جوړیږی چې خلقو ته ریلیف ورکړی، په دې واقعه کښې چې څوک Involve دے چې هغه ته سزا ورکړی، زه ستاسو په دې ډیر زیات شکریه ادا کوم چې میډم! تاسو ما له ټائم راکړو۔ جزاکم اللّٰہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Muhammad Ali, becuase I have got speakers Shah Farman Sahib, Bakht Baidar Sahib, Lutf-ur-Rehman Sahib and even Aamna Sardar; yes, I have got your name. Rashad Khan! You have already spoken; yes, Shah Farman Sahib.

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ میڈم سپیکر! یہ افسوس ناک واقعہ ہوا ہے اور جب بھی اس قسم کا واقعہ ہو جاتا ہے تو شہداء کی خدمت کیلئے بروقت پہنچ جانا، لواحقین کے ساتھ ہمدردی اور حکومت کا رسپانس بروقت ہونا چاہیے اور اس کے اوپر بحث بھی ہو جاتی ہے لیکن میڈم سپیکر! ہم واقعہ کے بعد سے تو بڑی تفصیل سے بات بھی کرتے ہیں اور اس واقعے کے بعد سے جو جو بھی غلطی نظر آئی، ہم اس کے اوپر بحث بھی کر جاتے ہیں لیکن پی آئی اے کا جہاز گرنا یہ کوئی Unexpected بات نہیں ہے، یہ کوئی غیر متوقع بات نہیں ہے، دنیا کے اندر جو ٹاپ کے ائرلائنز ہیں میڈم سپیکر! ایمرٹس ائرلائن کو پی آئی اے کے ایک ریٹائرڈ افسر نے Install کیا تھا، پی آئی اے سے ریٹائرڈ ہو کے پی آئی اے کے ایک آفیسر نے ایمرٹس ائرلائن کو Install کیا، برٹش ائرویز، ایمرٹس ائرلائن، قطر ائرویز، آپ یہ اندازہ لگالیں کہ ان

کمپنیوں کے پاس یاان ایئر لائنز کے پاس کتنے جہاز ہیں اور ہر جہاز کے اوپر کتنا عملہ ہے، یعنی ایک ایئر لائن کی Total strength جہازوں کی اور اس کے اوپر جو لوگ بھرتی کئے گئے ہیں میڈم سپیکر! ایک اندازے کے مطابق پی آئی اے ہر سال پانچ ارب کے خسارے میں جاتا ہے اور مجھے پتہ چلا، رات کو پی آئی اے کے آفیسر نے اپنے ایم ڈی کو Quote کرتے ہوئے کہا کہ پی آئی اے کو تین ہزار ایمپلائیز چاہییں اور اس وقت پی آئی اے کے اندر سترہ ہزار ایمپلائیز ہیں، میں اس ریزولیوشن میں بابک صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں اور یہ اسمبلی پر زور ڈیمانڈ کرے گی کہ ہمیں وہ Statistics بتائی جائے کہ کس حکومت نے پی آئی اے کے اندر کتنے لوگ بھرتی کئے، کس کس کو بھرتی کیا اور کس طریقے سے وہ لوگ بھرتی ہوئے؟ میڈم سپیکر! اگر پانچ ارب خسارہ ہے سالانہ اور آپ کے پاس چودہ ہزار سے زیادہ ایمپلائیز ایکسٹرا ہیں اور اگر ایک ایمپلائی کا خرچہ پچاس ہزار ہے تو یہ آٹھ ارب چالیس کروڑ روپے اس ادارے سے ایکسٹرا جاتے ہیں، جس پر سیاسی بنیادوں کے اوپر لوگ بھرتی ہوئے ہیں، ایسے ادارے کا جہاز نہیں گرے گا تو خلاء میں جائے گا، یہ بالکل Unexpected بات نہیں تھی۔ ایک جہاز سے پرزہ نکال کے دوسرے جہاز میں ڈالنا، اس جہاز کو ریسٹ دے دو، اس سے پرزہ نکالو، اس میں ڈال دو، جب کرپشن اقرباء پروری کا یہ حال ہو تو اس ادارے کا کیا حال ہوگا؟ ہم یہ روتے ہیں، بار بار ذکر کرتے ہیں، Simple statistics ہے اس اسمبلی کو، اس ہاؤس کے سامنے تین چار پانچ ٹاپ کے ائر لائنز کی Proportionally کتنے جہاز ہیں کمرشل، کتنا عملہ ہے، کتنی تنخواہیں جاتی ہیں، پی آئی اے کے پاس کتنے جہاز ہیں، کتنا عملہ ہے، کتنی تنخواہیں جاتی ہیں، کس کس نے بھرتی کئے ہیں، کس طریقے سے بھرتی کئے گئے ہیں، کس پارٹی کے ورکرز اس کے اندر کروڑوں روپے کی تنخواہیں مفت میں لے رہے ہیں؟ میڈم سپیکر، جہاز گر جاتا ہے اور ہم روتے رہتے ہیں اور اس بات کا، آج اگر مجھے، میرا بھائی، میرا دوست، میرا کزن اگر پی آئی اے کے اندر اس کو نوکری ملتی ہے تو مجھے کوئی پروا نہیں ہے، کل پی آئی اے کے دس جہاز گر جائیں، مجھے اس کی پروا نہیں ہے، میری پارٹی کی حکومت ہو، میں ہزاروں کے ہزاروں لوگ اندر ڈال دیتا ہوں تاکہ میرے ورکرز کو نوکری ملے، ادارے اس طرح نہیں چلتے میڈم سپیکر! ڈیمانڈ کرتا ہوں، اگر ہاؤس اجازت دے تو اس ہاؤس کی طرف سے کہ ہمیں وہ Break up بتائی جائے اور بابک صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں، بابک صاحب سے کہ وہ اس ریزولیوشن میں ڈال دیں کہ ہمیں پچھلے چالیس سال سے کم از کم بتایا جائے کہ کس کس دور میں کتنے لوگ بھرتی ہوئے ہیں، کس پراسیس کے اندر، طریقے سے بھرتی ہوئے اور کس مد میں بھرتی ہوئے؟ یہ تو بڑا کلیئر ہے، اگر ایم ڈی

پی آئی اے یہ کہتا ہے کہ چودہ ہزار سے زیادہ لوگ ایکسٹرا ہیں تو پھر اس ادارے کے اوپر اس اسمبلی میں بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اس کی وجہ آپ کو معلوم نہیں ہے، کیا اس کی وجہ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ہم ایک ایسا ادارہ جس کا ایک ریٹائرڈ افسر اٹھ کے ایمرٹس چلا جاتا ہے، وہ مانگتے ہیں، وہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پی آئی اے کا آفیسر ہمیں چاہیے اور وہ ایمرٹس ائر لائن Install کرتا ہے، وہ ایک پاکستانی ریٹائرڈ آفیسر ہے تو پھر پاکستان کا یہ ادارہ کیوں اس طرح تباہ و برباد ہے، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ میں ایک ادارے کے اندر، کوئی بھی ادارہ ہو، اس کے اندر تحریک انصاف کے ورکروں کو دھڑا دھڑ بھرتی کر لوں، چاہے وہ ایجوکیشن ہو، چاہے وہ ہیلتھ ہو، کچھ بھی ہو، کیا حال ہو گا؟ تباہی ہو گی، اگر انکوائری کرنی ہے تو اس سے شروع کریں کہ چودہ ہزار ایکسٹرا ورکرز، لوگوں کو کس نے بھرتی کیا ہے اور اگر پانچ ارب خسارہ ہے اور اٹھ ارب چالیس کروڑ روپے کے قریب ایکسٹرا تنخواہیں جاتی ہیں تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ میڈم سپیکر، اس طرح حکومتیں، اس طرح کی اسمبلیاں، اس طرح کے ہاؤسز جو کہ پوری قوم کی نمائندگی کرتے ہیں، ان کے سامنے وہ اسمبلی میں افسوس کرنا، رونا دھونا یہ اچھا نہیں لگتا، یہ ہماری ذمہ داری ہے، یہاں ہر آنریبل ممبر کی یہ ذمہ داری ہے کیونکہ یہ خیبر پختونخوا کا نمائندہ ہاؤس ہے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں اور بتائیں کہ کس نے کیا کیا ہے، کس نے کہاں غلطی کی ہے؟ اگر یہ ہم اس کی تفصیل میں نہیں جائیں گے تو میڈم سپیکر! انکوائری ہوئی، پائلٹ بیچارہ شہید ہو جاتا ہے، پائلٹ کے اوپر چیزیں ڈال دیتے ہیں، Human error declare ہو جاتا ہے، ہم نے تو آج تک کسی بھی ادارے کو Probe نہیں کیا کہ اس کے اندر ہو کیا رہا؟ آج جو بحث ہم کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ میں اپوزیشن کے بھائیوں سے، سارے ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم آج کے دن تو ہم وہ پراسیس سٹارٹ کریں، ڈیمانڈ کریں، وہ بات کریں کہ پی آئی اے کو کس نے تباہ کیا ہے، کس طرح یہ ادارہ تباہ ہو گیا ہے جب کہ اس کا ایک ریٹائرڈ آفیسر ایمرٹس ائر لائن جیسا ایر لائن Install کر سکتا ہے۔ میڈم سپیکر! میں بالکل اس کے اوپر Convinced ہوں کہ یہ ہمارے ہاتھوں تباہ ہوا ادارہ ہے، جس نے بھی کیا ہے، میں ان سارے لوگوں کو قاتل ٹھہراتا ہوں جس نے پی آئی اے کے اندر کرپشن کی ہے اور ادارے کا یہ حال کر کے ان کی وجہ سے یہ جہاز گرایا میڈم سپیکر! شکریہ میڈم سپیکر۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you. Aamna Sardar and then Bakht Baidar and finally wind up by Opposition Leader. Aamna Sardar.

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ میڈم! انتہائی افسوسناک واقعہ تو میں نہیں کہوں گی بلکہ سانحہ کہوں گی، جو رونما ہوا اور چونکہ میرا تعلق بھی ضلع ایبٹ آباد سے ہے اور وہیں پر یہ خوفناک واقعہ سانحہ پیش

آیااور سب سے پہلے تو میں اس حادثے میں شہید ہونے والے جو لوگ ہیں، ان کی مغفرت کی اور ان کے لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کروں گی۔ اس کے بعد میں جیسا کہ نلوٹھا صاحب نے فرمایا، ہمارے علاقے کے لوگوں نے جس طریقے سے کیونکہ کافی دشوار ایریا تھا جس میں یہ جہاز گرا، پہاڑی علاقہ تھا اور مطلب میں جانا چاہ رہی تھی، مجھے اسلئے نہیں جانے دیا گیا کہ کافی مشکل ہے، آپ نہیں جا سکیں گے تو ان جگہوں پر جیسے بتایا جا رہا ہے، ہمیں بار بار پل پل کی رپورٹ یہی ملتی رہی کہ خواتین بچے بزرگ، مرد عورتیں کوئی تخصیص نہیں تھی، سارے لوگ کس طریقے سے نکلے اور انہوں نے کیا کیا؟ ہم کب تک افرادی قوت پر بھروسہ کرتے رہیں گے، ہمارے پاس Equipments نہیں ہوتے، ہمارے پاس سہولیات نہیں ہوتیں، ایمرجنسی دیکھیں کوئی بھی ناگہانی واقعہ یا سانحہ جب رونما ہوتا ہے تو اس کیلئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے کیونکہ وہ کبھی بھی ہو سکتا ہے، وہ بتا کے نہیں آتا، تو اس کیلئے ہمارے پاس، ہمارے اداروں کے پاس اتنی Facilitations وہ سہولیات موجود نہیں ہیں، یہ بھی ہمارے لئے ایک تکلیف دہ بات ہے کہ ہم صرف افرادی قوت پر بھروسہ کرتے ہیں جی، لوگ ہمارے ماشاء اللہ ایسے موقع پر متحد ہو جاتے ہیں، آگے بڑھ آتے ہیں، کوئی تفاوت کوئی چیز نہیں رکھتے لیکن اداروں کے پاس جو Concerned ادارے ہیں جو متعلقہ ادارے ہیں، ان کے پاس بھی تمام Equipments کا ہونا کاغذوں میں وہ موجود ہوتے ہیں کہ ان کے پاس ساری مشینری پڑی ہوئی ہے، ساری چیزیں پڑی ہوئی ہیں لیکن جب ضرورت کی بات آتی ہے تو اس وقت ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا، تو یہ بھی ایک ہمارے لیے المیہ ہے اور میں انتہائی شکر گزار ہوں گی ان لوگوں کی بھی اور اپنے تمام اس علاقے کے لوگوں کو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جب بھی کوئی خدا نہ کرے ایسا واقعہ پیش آتا ہے تو لوگ متحد ہو جاتے ہیں، تو یہی واقعہ ہمارے ہاں بھی ہوا تو ان لوگوں نے اتحاد کا ثبوت دیا اور میری اس گزارش پر ضرور غور کیا جائے، جو متعلقہ ادارے ہیں جو ریسکیو کے ہیں یا جو بھی اور ادارے ہیں جن کے پاس مشینری اور Equipments کا ہونا ضروری ہے، ان کو بھی اپنے اداروں کو Up to date کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you. Bakht Baidar Sahib and last one will be the Opposition Leader then Rashad Khan! I will give.

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: ډیره مهربانی میډم!

<u>Madam Deputy Speaker</u>: No, not talk, Bakht Baidar, Bakht Baidar Khan, after Bakht Baidar. We are getting late for the prayer نماز کیلئے Anyway, Okay ji.

جناب بخت بیدار: ستاسو ډیره زیاته شکریه، چې کومه سانحه زمونږ معزز ممبرصاحب، بابک صاحب کوم قرارداد پیش کړے دے او یا کومه خبره ئے پیش کړې ده اوکومه سانحه راغلې ده په اووم تاریخ باندې، په هغې باندې په تفصیل باندې هر یو زمونږ معزز ملګری خبره اوکړه، زه هم د خپلې پارټۍ د طرفه دا خبره کومه چې دا سانحه چې کوم ده دا قومی سانحه ده او دا خبره مخې ته راغله چې فخر اعظم ورور کومه خبره اوکړه چې اخبار کښې چې کوم رپورټ راغلے دے ابتدائی طور او کوم کمیشن دې له جوړ شوے دے نو د هغې نه دا معلومیږی چې دا ټیکنیکل فالټ وو، مخکښې نه هغوی ته پته وه چې دې جهاز کښې چې کوم دے فنی خرابی ده خو بیا هم په هغې باندې مطلب دا دے چا غور نه دے کړے او جهاز اوچت شوے دے، زه او زما په خیال دا ټوله اسمبلی دې قرار داد کښې دا یو خبره ورسره ورسره شاملول پکار دی چې دې ملک کښې چې کله کمیشن مقرر شوے دے، چې کله کمیټی مقرر شوې ده، کله بل یو داسې، لکه مثال کښې زه به دا اووایم چې حمود الرحمان کمیشن نه واخله تر اوسه پورې څومره کمیشنې مقررې شوی دی، چرته هغه په منظر عام نه دی راغلی خو دا سانحه چې کومه ده، دا خو داسې ښکاری چې د دې ښکاره ښکاره پته لګی چې د دې ذمه وار څوک وو؟ زما به دا درخواست وی په دې قرار داد کښې چې دیکښې دا خبره اوشی چې کوم کسان دیکښې ګنهګار دی او چا غلطیانې کړی دی، هغه د منظر عام ته راشی او هغوی ته د سخت ترین سزا ګانې ورکړې شی او نور دیکښې مونږ له سیاسی سکورنګ نه دے پکار او زه د نلوټها د حلقې چې کوم زمونږ عوامو تعاون کړے دے، په دغه وخت باندې رسیدلی دی نو زه د خپل طرفه، د خپلې پارټۍ د طرفه انتهائی شکریه ادا کوم خو د دې نه سیاسی سکورنګ نه دے پکار، صرف دا درخواست دے چې کوم کسان په دیکښې ګنهګار دی چې هغه منظر عام ته راشی او زر تر زره قوم ته دا خبره اوښودلې شی چې هغه څوک دی؟

Madam Deputy Speaker: Thank you, thank you, Bakht Baidar Khan, thank you. Rashad Khan, please.

جناب محمد رشاد خان: شکریہ، میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو به کم اخلې Because we are getting late for Namaz
لطف الرحمان صاحب! ته به هم۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: میڈم سپیکر! میڈم سپیکر! آج کا اجلاس ایک بہت بڑے واقعے، ایک قومی سانحے کی وجہ سے تعزیتی ریفرنس میں تبدیل ہونے جا رہا ہے۔ جس طرح نلوٹھا صاحب نے بتایا کہ پی آئی اے کا جو طیارہ چترال سے اسلام آباد کی طرف ایبٹ آباد میں حویلیاں کے مقام پر جو واقعہ وہاں پر پیش آیا اور جو وہاں پر امدادی کارروائیاں جو نلوٹھا صاحب بنفس نفیس وہاں پر تھے، اس کی جو صورتحال پیش کی تو میڈم سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو امدادی ادارے ہیں، ان کی کارکردگی پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ آئے روز مختلف حادثات، دھماکے، ایکسیڈنٹس، زلزلے، سیلاب اور یہ فضائی حادثہ، روز ہمیں یہ دیکھنے میں ملتا ہے کہ جب بھی کبھی بھی امدادی کارروائیوں کی ضرورت ہوئی تو وہ اپنی جگہ پر ناکام ثابت ہوئے، چاہے وہ اگر آفتوں میں پی ڈی ایم اے ہو، این ڈی ایم اے ہو، کیونکہ میرا تعلق بھی ایسے علاقے سے ہے جہاں پر آئے روز قدرتی آفات اور حادثات کا سامنا ہمیں کرنا پڑتا ہے تو ان کی کارکردگی ہم دیکھتے رہے ہیں کہ پی ڈی ایم اے، این ڈی ایم اے اگر قدرتی آفات ہیں، ان میں وہ ناکام ہیں، 1122، میں نے خصوصی طور پر نلوٹھا صاحب سے رابطہ رکھا اور اس کے بارے میں میں نے پوچھا بھی، 1122 جس کو مطلب ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہر قسم کے حادثوں میں ہمارے لئے اچھی کارکردگی کا پیش خیمہ وہ ثابت ہوں گے، اس حادثے میں میڈم سپیکر! جس طریقے سے بتایا گیا کہ وہاں پر آگ کو مٹی سے لوگوں نے بجھایا اور روڈز کا نظام جہاں پر یہ بات آتی ہے کہ وسائل کی تقسیم پسماندگی کی بنیاد پر ہونی چاہیے ان پہاڑی علاقوں میں، حالانکہ وہاں پہ بہت بڑی آبادی جو ہے، اس جگہ سے اوپر آباد ہے تو وہاں پر روڈز کا نظام نہیں ہے، تو یہ بہت سی چیزیں ہیں، میرا یہاں بات کرنے کا جو اہم مقصد ہے میڈم سپیکر! وہ یہ ہے کہ وہ پائلٹ کی جو ویڈیوز آئی ہیں، ایک تو وہ ویڈیو ہے جو ہسپتالوں کی پیش کی گئی ہے، بہت افسوسناک، چھیالیس سینتالیس بکھری ہوئی لاشوں کو ہم سنبھال نہیں سکتے میڈم سپیکر! وہاں پہ اس کی ویڈیوز بن رہی ہیں، وہ سوشل میڈیا پر شیئر ہو رہی ہیں، جو ان کے ورثاء ہوں گے، وہ کس طریقے سے دیکھیں گے ان لاشوں کو، یہ کسی کی انگلیاں، کسی کی ٹانگیں، تو میرے خیال سے یہ ہمارے ہسپتال کیلئے بھی ان کی غیر ذمہ داری میں یہ آتا ہے۔ میڈم سپیکر، ایک اور ویڈیو جو سوشل میڈیا پر آ رہی ہے، وہ ہے اس طیارے کا سیدھا حویلیاں کے اوپر جانا اور پھر ایکدم سے 90 ڈگری سے وہ نیچے آبادی کی طرف آتا ہے اور اس پائلٹ کی مہارت نے ایک بہت بڑے ایک اور بہت بڑے واقعے سے

اس قوم کو محفوظ رکھا اور آپ نے اس ویڈیو میں دیکھا ہو گا میڈم سپیکر! جیسے ہی وہ زمین کی طرف آتا ہے، بڑی مشکل سے اس کو دوبارہ وہ سنبھالتا ہے اور آگے کی طرف لے جاتا ہے، کسی غیر آباد جگہ پر، تو میڈم سپیکر! میری، میری نہیں بلکہ اس اسمبلی کی یہ سفارش ہونی چاہیے کہ اس پائلٹ کو قومی ایوارڈ دیا جائے، ضرورت اس امر کی ہے کہ فوراً اُس کیلئے تمغہ شجاعت یا تمغہ جرات، میں بابک صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اپنی اس میں جو ہم نے آج پیش کرنی ہے قرارداد، اس میں ایک چھوٹی سی ترمیم ہونی چاہیئے کہ اس پائلٹ کو قومی ایوارڈ دیا جائے، ابھی تک کسی بھی انسانی غلطی کی نشاندہی تا حال نہیں ہوئی، جو تھی کہ وہ جہاز کی چیکنگ نہیں ہوئی، سہ ماہی، پائلٹ ناتجربہ کار تھے وغیرہ وغیرہ، فلائٹ سرٹیفیکیٹ کا نہ ہونا میڈم سپیکر! یہ محض افواہیں ہیں، وزیر اعظم صاحب نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے کہ وہ اس واقعے کے حقائق کو جان سکیں اور میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر کوئی اس میں گنہگار ثابت ہوتا ہے تو اسے یقیناً کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو، رشاد خان! تھینک یو۔ Last Speaker ہمارے ہیں، لیڈر آف دی اپوزیشن، لطف الرحمان صاحب! آپ وائنڈ اپ کریں۔

<u>مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ، سپیکر صاحبہ! انتہائی اندوہناک واقعے کے حوالے سے اس وقت اسمبلی میں اس پر بحث جاری ہے، اللہ تعالیٰ ان تمام ورثاء کو صبر وجمیل عطا فرمائے اور انتہائی قیمتی جانیں اس حادثے میں ضائع ہوئی ہیں اور جیسے مفتی فضل غفور صاحب نے فرمایا کہ بنیادی طور پر جب کوئی اس قسم کا حادثہ ہوتا ہے یا قدرتی آفات میں لوگوں کی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے تو ان کو شہادت کا درجہ ملتا ہے اور ہمیں امید ہے، کیونکہ شہادت کا جو درجہ ہے، جو ہمارے سامنے حالات ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کا درجہ دیا ہو گا کیونکہ یہ اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے کہ وہ شہادت کا درجہ کن کو دیتا ہے لیکن جو بظاہر حالات ہمارے سامنے ہیں، ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ تمام لوگ جو اس حادثے میں وفات پا گئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کا درجہ دیا ہو گا اور ہمیں ظاہر بات ہے کہ آج اس حادثے کی تعزیت کے حوالے سے۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> بابک صاحب، اس کے بعد آپ نے Present کرنا ہے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ہمیں بات کرنی چاہیے اور پورا ملک اس حادثے پہ پریشان ہے کہ یہ واقعہ کیوں رونما ہوا ہے اور ہر ایک جاننے کی کوشش کر رہا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں اسمبلی سے بھی یہ میسج اور پیغام

جائے کہ اس واقعہ کی جو تحقیقاتی رپورٹ ہو، وہ لازماً آئے، پیش ہو تاکہ لوگوں کو بھی یقین ہو کہ واقعتاً اس حوالے سے اگر کوئی تحقیقاتی کمیشن بنایا اور اس کی کوئی رپورٹ آنی ہے تو جلد از جلد اس کی تحقیقات ہوں، لوگوں کے سامنے آئے کہ اس طرح کے واقعات دوبارہ رونما نہ ہوں اور اس حوالے سے بھی تمام ہمارے محترم ممبران نے بات کی ہے کہ ہمارے اس ملک میں مختلف ٹائمنگز پر یہ حادثات ہوئے، چھوٹے چھوٹے حادثات بھی رونما ہوئے اور وہ آئے روز ہمارے اس پر آتے رہتے ہیں الیکٹرانک میڈیا پر اور سارے لوگ ہم اس کو دیکھتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ پریشانی ہوتی ہے کہ کیوں ہمارے ملک میں اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں، ہم کیوں اس کو صحیح معنوں میں، صحیح جو اس کے رولز ہیں، اس کو اس طریقے سے کیوں Follow نہیں کرتے؟ کہیں ہماری غلطیاں ڈیوٹی کے حوالے سے ہوتی ہیں کہ اگر ڈیوٹی ایک پائلٹ کو دینی ہے، کوئی آٹھ گھنٹے تو وہ سولہ گھنٹے ڈیوٹی کیوں کی اس نے، سولہ گھنٹے کیوں اس نے جہاز اڑایا اور کس Basis پر اس کو اجازت ملی ہے؟ بعض دفعہ مختلف وجوہات کی وجہ سے حادثات پیش آتے ہیں تو ہمیں چاہیئے یہ کہ ہمیں یہ انتظار ضرور ہونا چاہیے اور ہم یہ توقع رکھیں گے کہ ایسی تحقیقات ہوں کہ اس کا ریزلٹ کوئی سامنے آئے، پتہ چلے اس کا کہ کیوں واقعہ رونما، حادثہ بھی ہو سکتا ہے اور حادثات ہوتے رہتے ہیں، مختلف وجوہات کی بنیاد پر لیکن اس کا تدارک بھی ہونا چاہیے اور پھر اس طرح کے واقعات سامنے نہ ہوں اور پھر ہم جو ہیں صرف تعزیت کے حوالے سے بات کریں اور ہم مسلمان ہیں، ظاہر ہے کہ ہم موت کو برحق سمجھتے ہیں اور اپنے ٹائم پہ آنا ہوتی ہے، یہ ایک الگ بات ہے لیکن اس کے جو اسباب ہیں، اس کے اسباب کو جس کی وجہ سے یہ صورتحال واقع ہوتی ہے تو ان اسباب کو ٹھیک ہم کس طرح کر سکتے ہیں، ان کو کس طریقے سے کر سکتے ہیں جو ہمارے بس میں ہیں جو ہماری کوشش ہو گی تو اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ بات ہو اور جیسے شاہ فرمان صاحب نے کہا، ایک سوال اٹھایا پی آئی اے کے حوالے سے، تو یہ ایک الگ ایشو ہے، ایک الگ مسئلہ ہے، ہمارے ملک کا الگ ایک مسئلہ ہے جس کو اگر کوئی قرارداد آنی ہے تو وہ الگ سے قرارداد آئے اور اس حوالے سے وہ سوال ضرور اٹھائے، ان کا حق بنتا ہے کہ آج تک کس طرح بھرتیاں ہوئیں، کیوں اتنی زیادہ ہوئیں جو ضرورت نہیں تھی اور اس کے باوجود بھی کن کن حکومتوں کے ٹائم پر ہوئیں؟ یہ الگ سا ایک سوال ہے، اگر آپ اس کو لانا چاہتے ہیں ضرور لائیں لیکن آج ہم ان تمام خاندانوں کے ساتھ شامل ہیں، اس غم اور اس دکھ اور اس درد میں ہم ان کے ساتھ شامل ہیں اور ہماری فیڈرل حکومت سے یہ التجاء، ہماری ایک درخواست ہو گی اور ہم یہ چاہیں گے کہ اس کا ریزلٹ ضرور آئے اور تحقیقاتی کمیشن ہو،

اس کی رپورٹ کم از کم پوری قوم کے پاس آنی چاہیئے تاکہ پی آئی اے میں بہت سارے ہمارے سارے پاکستان کے لوگ چاہیں گے کہ پی آئی اے میں سفر کریں، کسی دوسری ایئر لائن میں سفر نہ کریں اور پی آئی اے اتنا آگے جائے کیونکہ یہ پی آئی اے ایک ٹائم ایسا تھا کہ یہاں سے باہر کی دنیا آ کے ٹریننگ لیتی تھی اور آج ہمارا پی آئی اے اس جگہ تک پہنچ گیا کہ لوگ اس میں سفر نہیں کرتے بلکہ دوسری ایئر لائن کو ترجیح دیتے ہیں تو ہمیں یہ اعتماد بحال کرنا ہوگا۔ پی آئی اے کو واقعتاً پاکستان ایئر لائن بنانا ہوگا اور اس میں جو ہمارے پاکستانی لوگ سفر کریں تو وہ خوشی محسوس کرینگے کہ ہماری ایئر لائن اتنی اچھی ہو جائے اور ہم دنیا میں اس میں سفر کریں تو پاکستانیوں کو سب سے زیادہ اس کا فائدہ ملے گا اور بتدریج جو ہمارے سامنے وہ آرہی ہے، وہ کوششیں اسی پہ شروع ہے کہ پی آئی اے واقعتاً ایک اچھی ائیر لائن کے طور پر سامنے آئے، یہ فیڈرل گورنمنٹ کی بھی کوشش ہے، تو ہم چاہتے ہیں اور یہ انہی جہازوں کے حوالے سے جو بات کی جارہی ہے کہ یہ بڑے Safe جہاز ہیں اور اس کے باوجود اگر یہ حادثہ رونما ہوا ہے تو آج ہماری معلومات میں یہ بھی آیا ہے کہ باہر سے جس کمپنی نے یہ جہاز بنایا ہے، ایک ٹیم آرہی ہے اور وہ بھی اس پہ تحقیقات کرے گی کہ یہ جہاز کو حادثہ کیوں پیش آیا ہے؟ تو اچھی بات ہے کہ باہر سے وہ آئے اور اس کمپنی کے لوگ آئیں اور اس کی وہ تحقیقات کریں اور اس کی رپورٹ بھی آئے اور ہمارے اپنے جو حالات جن حالات کی وجہ سے، یہ جو جتنی بھی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں، کوئی کیا وجوہات بیان کر رہا ہے، کوئی کیا وجوہات بیان کر رہا ہے لیکن چونکہ ہم اس حوالے سے اس فیلڈ کے لوگ نہیں ہیں لیکن یہ ضرور چاہیں گے کہ وہ Technically ٹیکنیکل لوگ جو ہیں، ہمیں وہ رپورٹ پیش کریں اور پتہ چلے تاکہ دوبارہ سے ہماری اتنی قیمتی جانیں ضائع نہ ہوں اور اس کا سدباب ہو سکے۔ ظاہری بات ہے کہ جب کوئی بھی حادثہ پیش آتا ہے کسی بھی وجہ سے تو ظاہر ہے اس میں اس طرح کی صورتحال میں جانیں ضائع ہوں گی اور ایک قدرتی عمل ہے اور اس قدرتی عمل میں اس طرح کے واقعات کو روکنا پھر انسانی جو بس میں ہے، جو کوشش ہے اس کی، وہ اس کو ضرور کرنی چاہیے کہ ہم ان واقعات سے بچ سکیں اور نلوٹھا صاحب بیٹھے ہیں، ان کے علاقے میں یہ واقعہ ہوا اور وہاں پہ جو ہمارے وہاں کے اپنے بھائی تھے، لوگ تھے انہوں نے بھرپور کوشش کی کہ کسی طریقے سے کسی جان کو بچا سکیں، تو یہ انسانی طور پر ان لوگوں نے، جو بھی وہاں پہ کوشش ان کی تھی، اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو بھی قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان تمام ورثاء کو صبر وجمیل عطا فرمائے، بس انہیں باتوں پر اکتفاء کروں گا اور میں پھر ایک یہ بات ضرور کروں گا کہ یہ جو دوسری قرارداد آئے، ضرور آئے، وہ ایک کو نسچن ہے، لوگوں

کے ذہن میں بھی بہت پہلے سے یہ سوالات ہیں، تو وہ ضرور آئیں لیکن علیحدہ سے وہ قرارداد آئے، ہم ضرور اس کا ساتھ دیں گے۔ میں اسی بات پہ اجازت چاہوں گا۔ وآخِرُالدَعَوَانا أَنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ اَلْعَـٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Thank you very much, thank you. بابک صاحب! رول کو Relax کیلئے کال کړو؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سردار حسین: شکریہ میډم! زما خو دا خیال دے چې رولز خو Already تاسو Relax کړی دی، بیا هم زه به ریکویسټ کوم چې تاسو۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member or Minister to move their resolution?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: So, Babak Sahib.

قرارداد

جناب سردار حسین: جی، تھینک یو جی، شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ اسمبلی چترال سے اسلام آباد جانے والے پی آئی اے کے طیارے کے حادثے اور قیمتی جانوں کے ضیاع پر انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کرتی ہے، یہ اسمبلی اس اندوہناک حادثے میں فوت شدگان کے خاندانوں کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعہ کی اعلیٰ سطح پہ تحقیقات کی جائیں، نیز یہ اسمبلی صوبائی اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ حادثے میں فوت شدگان کے لواحقین کیلئے مالی معاونت کا جلد از جلد اعلان کرے۔ تھینک یو، جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried).

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously, by majority. Break only for ten minutes for prayer.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر!

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی نہ، Breake for ten minutes میری نماز Miss ہو رہی ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! ایک دعا کریں ان مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دعا تو ہو گئی ہے، Prayer کا وہ ہے، بریک کے بعد۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Leave applications: ضیاء اللہ آفریدی، محمود خان، فضل حکیم، سردار ظہور احمد، الحاج صالح محمد خان، میاں ضیاء الرحمان، محمد شیراز خان، شہرام خان، مسماۃ یاسمین پیر محمد، ملک شاہ محمد خان، اکبر ایوب، محب اللہ خان، عظیم غوری صاحب، اعظم خان درانی، حاجی عبدالخالق، سردار فرید احمد اینڈ رقیہ حناء، چھٹی کی درخواستیں منظور ہیں، شاہ فرمان! چھٹی کی درخواست منظور ہے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): منظور ہے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you.

مسئلہ استحقاق

Madam Deputy Speaker: 'Privilege Motion': Mufti Fazal Ghafoor, MPA, to please move his privilege motion No. 109.

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم سپیکر! کنسرنڈ منسٹر صاحب تو تشریف لائے ہیں، اگر ان کو بلایا جائے، اس کی موجودگی میں یہ ہو تو بہتر ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب ہیں، خیر ہے آپ شروع کریں In the mean while he will come.

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر! میں First of all اس کو Read out کرتا ہوں۔ محکمہ ہائر ایجوکیشن کے کچھ اعلیٰ افسران پچھلے پانچ ماہ پہلے گورنمنٹ کالج جوڑ کی اشتہار شدہ کلاس فور آسامیوں پر بھرتیوں کے حوالے سے مجھے مسلسل غلط بیانی کر رہے ہیں جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے، لہذا میں ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن اور پرنسپل

گورنمنٹ کالج جووڑ بونیر کے خلاف تحریک استحقاق لارہا ہوں تاکہ آئندہ کیلئے کوئی اور اس معزز ایوان کے رکن کو غلط بیانی کی جرات نہ کرسکے۔

میډم سپیکر! دا ډیره لویه د افسوس خبره ده، زمونږ کالجونه خو د لیکچرر او د پروفیسر کیډر چې کوم سټاف دے، د هغې نه هسې هم خالی دی، زما د خپلې حلقې د بوائز کالج جوور کالج سټوډنټانو په تیره هفته کښې روډ بلاک کړو، هغوی وئیل چې مونږ سره سټاف نشته دے، بیا د گرلز کالج زما حلقه کښې-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Excuse me، مشتاق غنی صاحب ته اووایئ چې هر ځائې یئ پلیز تاسو ورشئ، مشتاق غنی صاحب ته اووایئ چې راشه-----

مولانا مفتی فضل غفور: زه Wait اوکړم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Carry on، خیر دے۔

مولانا مفتی فضل غفور: تو ساتھ ساتھ اسی طرح جو گرلز کالج ہے میرے حلقے میں، اس میں جو سٹوڈنٹس ہیں، طالبات ہیں، وہ بھی نکل آئی تھیں روڈ پہ احتجاج کرنے کیلئے، ان کی بھی لیکچررز اور پروفیسرز کی کمی تھی۔ اس کا تو یہ چوتھا سال ہو رہا ہے کہ ہم رونا رو رہے ہیں اس اسمبلی فلور پر، اس کا کچھ نہیں بن پارہا لیکن میڈم سپیکر! یہ بڑے افسوس کی بات ہے، وہاں پر اگر کوئی بس کھڑی ہو، گاڑی کھڑی ہو اور یہ چوتھا سال ہے، میں اس اسمبلی فلور پر کئی بار یہ مسئلہ اٹھا چکا ہوں کہ اس کیلئے کسی ڈرائیور کا بندوبست تو کیا جائے، بالآخر وہاں پر بہت منت سماجت کرنے کے بعد ان پوسٹوں کا اخبار میں اشتہار کیا گیا، ایڈورٹائز کیا گیا، اس کے بعد بار بار مسلسل میں بھی اس کے ساتھ رابطے میں رہا، کنسرنڈ جو منسٹر صاحب ہیں، منسٹر صاحب نے خود فون پہ ڈائریکٹر صاحب کو کالج کے جو پرنسپل صاحب ہیں، جو کنسرنڈ لوگ ہیں، ان کو اپنی طرف سے یہ ڈائریکٹیوز بھجوائیں کہ آپ کیوں نہیں Hire کرتے ان بندوں کو؟ وہ مسلسل کبھی تو مجھے کہتے ہیں کہ فائل پشاور گئی ہے، جب میں پشاور آفس میں آرہا ہوں تو یہاں پر مجھے جواب ملتا ہے کہ وہ تو واپس چلی گئی کالج میں، ادھر چلتا ہوں پھر مجھے کہتے ہیں کہ وہ تو پشاور چلی گئی، منسٹر صاحب کو اس پوری ہسٹری کا علم ہے اور میرے خیال میں یہ صرف میرا استحقاق نہیں، یہ اس منسٹر صاحب کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے جو چھ مہینوں کے بار بار احکامات دینے کے باوجود دو تین بندوں کی اپوائنٹمنٹ نہ کرسکے، میرے خیال میں اس سے منسٹر صاحب کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے، میرا بھی، اس پورے ایوان کا بھی، یہ کیا اس طریقے سے

کوئی سسٹم چل سکتا ہے میڈم؟ منسٹر صاحب کہہ رہا ہے، میں کہہ رہا ہوں اوراس کے باوجود کوئی کوآپریشن نہیں کررہا، اب کہہ رہے ہیں کہ چھ مہینے ہوگئے تھے، ایڈورٹائزمنٹ ہو چکا تھا، اس کا پراسیس چھ مہینوں میں مکمل نہیں ہو سکا، لہذا وہ Lapse ہوگیا، یہ میرے خیال میں اس ایڈورٹائزمنٹ کے جو پیسے ہیں، حکومتی خزانے سے جس بندے نے دیئے تھے، اس کو واپس جمع کرانا ہوگا اس بندے کو، لہذا میں یہ چاہوں گا کہ یہ میری جو پریویلج موشن ہے، یہ پریویلج کمیٹی میں چلا جائے اور وہاں پر اس کی جو بھی تحقیق ہو، جو بھی چھان بین ہو، وہ ہو جائے تاکہ کسی بھی حکومتی ملازم کو آئندہ کیلئے ایسی جرات کرنے کا موقع نہ ملے کہ وہ کنسرنڈ منسٹر کے بھی احکامات کو پیروں تلے روند ڈالے اور کسی ایم پی اے کو، اس کی باتوں کو بھی، لہذا میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو پریویلج کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، میڈم سپیکر۔ اس کا جواب تو ہم نے دے دیا تھا لیکن جو ایک نکتہ اٹھایا انہوں نے، آنریبل ممبر مفتی صاحب نے کہ ڈیپارٹمنٹ نے کوئی غلط بیانی کی ہے ان کے ساتھ یا کچھ اس طرح کی کوئی بات ہوئی ہے لیکن That is not on record لیکن اس میں جو تاخیر ہوئی ہے۔ وہ کس وجہ سے ہوئی ہے؟ یہ میں اس کی انکوائری کررہا ہوں، Already میں مفتی صاحب سے مل چکا ہوں اس سلسلے میں اور اسی مہینے کی سترہ تاریخ میں نے رکھ دی ہے، ان شاء اللہ مفتی صاحب نے جو Recommendations دی ہیں، سترہ تاریخ کو وہ بھرتیاں اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو ہو جائیں گی، اس کیلئے کوئی نئے ایڈورٹائزمنٹ کی ضرورت نہیں ہے، یہ Through Employment exchange اور Employment exchange کے تھرو یہ ہو سکتا ہے As per law اور اس میں پیسے بھی خرچ نہیں ہوں گے مزید اور جو ان کا حق ہے، ان شاء اللہ وہ بالکل ان کو ملے گا، اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے اور ایک ہفتہ انتظار کرلیں، بجائے اس کے کہ تحریک استحقاق، کمیٹی میں جائے تو میں آپ کو یہ ایشورنس دلاتا ہوں کہ اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو آپ کے لوگوں کی اپوائنٹمنٹ ہو جائے گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مولانا صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دل سے ان کا نہایت احترام کرتا ہوں، یہ نہایت شریف اور اچھا بندہ ہے، میں اب ان بندوں کی اپوائنٹمنٹ کی بات نہیں کررہا ہوں، میں ان لوگوں کا اپنے منسٹر اور اس ایوان کے کسی معزز رکن کے ساتھ Disinformation،

اور ان کی طرف سے جو غلط معلومات ہمیں فراہم کی جارہی ہیں، میں اس حوالے سے یہ Misbehavior ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو اگر کمیٹی کی طرف ہم بھیجیں گے تو لوگوں کی اپوائنٹمنٹ کرنی ہے یا نہیں کرنی، وہ تو Next میں پھر ہم دیکھیں گے لیکن کم از کم ایک آنریبل ایم پی اے کے ساتھ یہ رویہ کہ وہ درجنوں بار کسی ایک کلرک کے دفتر کا چکر لگائے گا، میرے خیال میں یہ زیب نہیں دیتا، میں ریکویسٹ کروں گا منسٹر صاحب سے کہ وہ بھی میرے ساتھ Agree کریں گے، اگر کسی نے غلطی کی ہو تو اس کو سزا ملے گی، نہیں کی ہو تو ہم اس پر کمیٹی میں بیٹھ کر اس کو کہیں گے کہ ٹھیک ہے بس۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: مفتی صاحب انتہائی زیرک آدمی ہیں، معاملہ فہم ہیں، بہت زیادہ Aggressive بھی نہیں ہیں اور میرے خیال میں جب میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اور ان کو یہ ایشورنس دلا رہا ہوں کہ ایک ہفتے بعد سترہ تاریخ کو یہ مسئلہ ہم کرلیں گے اور میرے خیال میں اتنی کلیئر ایشورنس کے بعد آپ کو فراخدلی کا ثبوت دینا چاہیے اور اس کو واپس لے لینا چاہیے، This is my request ہوگی ان کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! هغوی اووئیل چې ایشورنس هم درکوی And one week time دے کنه، After one week, you can come back again to the Assembly.

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم! میں نے تو اس حوالے سے کوئی پریویلج نہیں لایا ہے کہ کسی بندوں کو بھرتی نہیں کیا جارہا، میرا جو کنسپن ہے، وہ یہی ہے کہ وہ کیوں ہمیں غلط معلومات فراہم کررہے ہیں؟۔ کسی معزز رکن کو غلط معلومات فراہم کرنا، اس پر کیا سزا ہے ہمارے اس اسمبلی اس رولز آف بزنس میں؟ لہذا میری گزارش ہوگی، میں منسٹر صاحب سے کہ وہ Agree کرلیں، اگر غلطی کی ہو تو سزا ملے گی، نہیں کی ہو غلطی تو پھر چلو ٹھیک ہے ہم Withdraw کریں گے پھر ادھر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: میرے خیال میں آپ کو بہت فراخدل ہونا چاہیئے، جب ایک چیز حل کی طرف چلی جائے تو سرکاری ملازمین کو ہم کیا پریویلج میں لاکے اور بے عزت کریں گے، اور کوئی چیز کریں گے؟ یقیناً کسی جگہ غلطی ضرور ہوگی، تبھی اس میں تاخیر ہوئی ہے اور میں آپ سے معذرت کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو ٹائم دیا ہے، اس میں یہ کام ہم کردیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، مفتی غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے جی، بس میں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، مفتی غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: میرا قابل احترام ہے، بس جس طرح ان کی مرضی ہو، بس ٹھیک ہے، مجھے منظور ہے جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Mufti Ghafoor Sahib. Okay, Call Attention Notices: Now, Syed Jafar Shah, MPA will continue to move his call attention notice No. 941, in the House. Jafar Shah Sahib, please.

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب جعفر شاہ: تھینک میڈم سپیکر! یہ میرا اور جناب محمد علی صاحب کا 'کمبائنڈ' کال اٹینشن نوٹس ہے، ہم وزیر برائے جنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وزیر سے یہاں پہ مطلب حکومت، وہ یہ کہ ملاکنڈ ڈویژن میں جنگلات کے مالکانہ حقوق اور دیگر ایشوز پر عرصہ دراز سے محکمہ جنگلات اور مالکان جنگلات کے درمیان معاملے نے بہت طول پکڑا ہے اور تا حال اس مسئلے کا قابل قبول حل تلاش نہیں کیا جا سکا، جس سے مالکان جنگلات میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے، لہذا اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جائے۔

میډم سپیکر! میډم سپیکر! دا سې ده چې پرون تا سو سره هم هغه جرګه ملاؤ شوې وه، دا د يو کال نه دا مسئله روانه ده، زه به دوه منټه ستا سو په اجازت باندې واخلمه، دلته الٹی گنگا بہتی ہے، ريسورسز د دې صوبې زيات ريسورسز زمونږ په کوهستان کښې پيدا کيږي، په هغې کښې جنګلات دی، او به دی، نور ريسورسز دی، وائلډ لائف دے او د صوبې خزانې ته زمونږ د صوبې د خزانې غټه حصه، هغه زمونږ د جنګلاتی علاقو نه راځی، کوم ځائې کښې چې قدرتی وسائل موجود دی۔ میډم سپیکر! افسوس په دې باندې دے چې د هغه ريسورسز په انتظام او انصرام کښې چې کوم خلق اوسيږي، هلته چې د هغوی د زندګئ دارومدار هم په دغه ځنګلاتو، په اوبو او په دې قدرتی وسائلو باندې دے، کله چې هم د هغې پاليسيانې جوړيږي، کله چې هم دغه Resource utilization کيږي نو د دنيا مروجه قوانين دا دی چې کله هم داسې انتظامی اصلاحات کيږي نو په هغې کښې هغه متعلقه خلق په Confidence کښې اخستې کيږي او د هغوی سره د شراکت جمهور په اصولو باندې سټيک هولډرز ټول په

اعتماد کښې واخستې شی او د هغې د پاره پالیسیانې جوړې شی۔ په 2002 کښې دغه شان یو پالیسی جوړه شوه د ځنګلات په حواله باندې او هغه پالیسی په هغه وخت کښې جوړه شوه چې په هغه وخت کښې جمهوری حکومت نه وو، یو ډکټیټر حکومت وو او هغوی دا ګواره نکړه چې هغه د هغه سټیک هولډرز نه تپوس اوکړی۔ په هغه پالیسئ کښې بلها، There are lot of lacunas، هغې کښې بلها شے د خلقو خدشات دی او هغې الټا د دې چې هغه د ځنګلاتو د ترقئ او هلته د اوسیدونکو خلقو د مفادو خیال اوساتی، هغه پالیسئ په وجه باندې الټا منفی اثرات په خلقو باندې پریوتی دی چې د هغوی سوشل لائف هغې سره ډیر متاثره شوے دے۔ میډم سپیکر! وسائل زه پیدا کومه، ډیر Contribution زه کومه، زه په دې فخر کوم Being کوهستانې خو زما څه حال شو؟ زما سکول نشته، زما اوبه نشته ، زما پل نه جوړیږی، په دوه کاله کښې د محمدعلی، زما سړک نه جوړیږی، زه منتونه کومه، د وزیراعظم پورې راسره خلق غلط بیانی کوی، د هغوی د مشیرانو پورې راسره خلق غلط بیانی کوی، حکومتونه غلط بیانی کوی، په دې اسمبلئ باندې زه قراردادونه منظورومه، د هغې قرارداد منظوریږی نه، په هغې باندې عمل نه کیږی، په لوډشیډنګ بجلئ نومې شهلته نشته، زه دومره ریسورسز ورکوم، زه دومره خزانې ته Contribution کوم، I am proud، زه په دې فخر کوم خو بحیثیت انسان چې لکهونو انسانان هلته اوسیږی، ما ته Return کښې د هغې چرته یو پرسنټ ملاویږی؟ زه به د صوبائی حکومت نه هم ګیله اوکړم چې نن زما چې کله جنګلاتی رقبه چې هغه پچیس نه واخله ستائیس پرسنټ پورې، اتهائیس پرسنټ پورې شاه فرمان خان خو که زه بجټ ته اوګورمه نو ما ته یو لاکه، یو لاکه روپئ په بجټ کښې راکوی، حالانکه هغه پیسې خو ټولې خزانې ته زه رالیږم، میډم سپیکرا! دې په خلقو کښې ډیر زیات تشویش پیدا کړے دے او نن زه تاسو ته وایمه چې د پاسه ګیلری د کوهستان د نمائنده د لکهونو خلقو د نمائندګانو نه ډکه ناسته ده، پرون هم راغلی وو، تاسو سره هم ملاؤ شوی دی، سپیکرصاحب سره هم ملاؤ شوی دی، تمام پولیټیکل پارټیز لیډرشپ سره ملاؤ شوی دی، پارلیمانی لیډرز سره ملاؤ شوی دی او هغوی دا ریکویسټ کوی چې We are humanbeing، مونږ انسانان یو، مونږ

پاکستانیان یو، مونږ د دې پختونخوا اوسیدونکی یو، خدائے د پاره زمونږ په دې حالاتو باندې رحم اوکړئ۔ ایشو دا دے جی چې 2002 پالیسی، په دې به محمد علی هم خبره اوکړی، بابک صاحب به هم اوکړی، د 2002 چې کومه فارسټ۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب جعفر شاہ: بنه میډم سپیکر! دوه منټه اخلم، بانګ ئے هم اوونیلو، د مونځ وخت دے نو هغې کښې دا ده چې غټ ایشوز دا دی چې زمونږ مالکانه حقوق چې کوم خلق هلته اوسی، چې دا نیچرل ریسورسز چې دا د نیکونو د زمانې د ووړ نیکه د زمانې نه موروثی طور د هغې ملکیت دا زمونږ د هغه خلقو ملکیت دے چې هغې باندې زمونږ سره کښینی، حکومت هم مونږ سره خبره اوکړی، رائلټی ایشوز دی خو مین ایشو چې دے هغه د مالکانه حقوق دی او هغې د پاره جناب وزیراعلیٰ انتظامی کمیټی جوړه کړې وه خو د یو کال راهسې اشتیاق ارمړ نشته، اووه میاشتې اوشوې چې هغه کمیټی یو میټنګ کړے دے Introductory، تعارفی اجلاس شوے دے او تر اوسه پورې د هغې خاطر خوا نتیجه نه ده راوتې، زمونږ به دا ریکویسټ وی او دې ټول هاؤس ته به زه ریکویسټ کومه چې د دې د پاره هغه کمیټی د خپل کار کوی، وی دې خو چې پارلیمانی کمیټی د هغه کسانو ځوک چې د هغه علاقو سره تعلق ساتی، دیر کوهستان، سوات کوهستان، چترال شانګله، بونیر، ملاکنډ ډویژن As a whole چې د هغه کسانو سپیکر صاحب مونږ سره په دې باندې In principle، اصولی طور Agree شوے هم دے، ستاسو په نوټس کښې مونږ پرون دا خبره راوستې ده چې په دې ایشوز مونږ تفصیلی بحث اوکړو او هغه پارلیمانی کمیټی خپل Recommendations ورکړی او هغه فیصله اوشی، زما به دا ریکویسټ وی۔

Madam Deputy Speaker: Fazle Elahi then Muhammad Ali and then Dr. Haidar Ali. Fazal Elahi, then Muhammad Ali and then Dr. Haidar Ali.

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم): میډم سپیکر! زه په دیکښې موؤر یمه نو ماله ټائم راکړه، بیا د دې نه پس دوئ د خبرې اوکړی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: موؤر مخکښې اووائی؟

جناب فضل الہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): تھیک دہ، دوئ د خبرہ اوکړی جی، بیا بہ زہ Response ورکړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، محمد علی!

جناب محمد علی: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ ہم وزیر برائے جنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ملاکنڈ ڈویژن میں جنگلات میں مالکانہ حقوق اور دیگر ایشوز پر عرصہ دراز سے محکمہ جنگلات اور مالکان جنگلات کے درمیان معاملے نے بہت طول پکڑا ہے اور تاحال اس مسئلے کا قابل قبول حل تلاش نہیں کیا جاسکا، اس سے مالکان جنگلات میں بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔

میډم سپیکر! جعفر شاه ورور ډیر تفصیلی خبرې اوکړې، زه به لږ د ملاکنډ ډویژن Historical background تاسو ته اوښایمه چې زمونږ د دې خلقو دغلته گزر بسر او د کله نه دا خلق په ځایونو کښې آباد دی؟ ملاکنډ ډویژن میډم سپیکر! دا تقریباً نیم خیبر پختونخوا جغرافیائی لحاظ باندې تقریباً نیم خیبر پختونخوا دا ملاکنډ ډویژن دے۔ د ملاکنډ ډویژن دا خلق چې په دغه ځایونو کښې اوسیږی نو دا تقریباً د اته سوه نهه سوه کاله نه دا خلق په دغه غرونو او په دغه پسمانده علاقو کښې آباد دی، زه به دا اووایم میډم سپیکر! چې زمونږ خلقو چې کله اسلام راوړے دے نو هم په دغه غرونو کښې دوئ ته د اسلام پیغام ملاؤ شوے او دعوت ملاؤ شوے دے او دغلته د دین اسلام د تبلیغ نه بعد دې خلقو ایمان راؤړے دے، زمونږ د خلقو په ملاکنډ ډویژن کښې دا غرونه دا ټول تقسیم دی، اول خو به زه دا اووایم میډم سپیکر! چې ملاکنډ ډویژن کښې او یا په دې صوبه کښېBasically درې قسمه جنګلات دی، یو جنګلات ته Protected forest وائی، یو ته Reserved forest وائی، یو ته گزاره جات وائی، Protected forest هغه دے چې هغه چې زمونږ په دې نتهیاګلی او په دې ګلیاتو، په مانسهره، ایبټ آباد کښې چې ډیپارټمنټ نرسیانې کوم ځائې کښې لګولې دی نو دا Protected دی۔ یو چې دے نو Reserved forest دے، هغه هم د فارسټ ډیپارټمنټ انډر چې دے نو هغه د ډیپارټمنټ په Supervision کښې دا کوم خلق چې دی نو دوئ هغه ځائې کښې آباد دی د حکومت په نګرانئ کښې، یو دے

گزاره جات ، گزاره جات میډم سپیکر! زمونږ سوات کښې نواب سوات، والی سوات هلته حکمران وو، په دیر کښې زمونږ نواب دیر وو او دغه شان د چترال مهاتیر محمد هغوی خپل نوابی نظام وو، کله نه چې دا زمونږ دیر سوات او چترال دا علاقې په گورنمنټ آف پاکستان کښېMerge شوې نو کله چې په 76ء کښې Working plan د فارسټ ډیپارټمنټ جوړیدو نو بدقسمتی به ورته مونږ اووایو، په هغه ټائم کښې زمونږ دا د فارسټ ایریاز چې دی، دې ته دوئ گزاره جات وئیلې دی او مونږ ته دوئ Compensation په هغه یو شکل کښې راکوی چې یره تاسو ځنگل کښې که چرته اور او لگی، تاسو ځئی اور مړ کوئ، د ځنگل تاسو تحفظ کوئ نو مونږ به تاسو ته په بدل کښې60 پرسنټ به درته رائلټی درکوؤ، دا مخکښې15پرسنټ وه، 20، بیا 60 پرسنټ شو نو دا خلق په دې ځنگلو کښې آباد دی، په هغه ټائم کښې دا غلطی شوې ده، که زمونږ اوس دې خلقو ته د Ownership حق ورکړے شوے وو، ورکنگ پلین جوړیدو نو دا مسئله به نه وه راغلې، میډم سپیکر! نن چې د ملاکنډ ډویژن دا خلق پاڅیدلی دی ، په لکهونو خلق او دا کیس گورئ د کسټم ایکټ نه گورې کم نه دے میډم سپیکر! د دې خلقو Genuine مسئله ده،په دې صوبه کښې زمونږ سره انډس کوهستان یو ضلع ده۔ انډس کوهستان ته دې صوبائی حکومت دا حق ورکړے دے ، دا Right دے ، دا ایگریمنټ دے ، دا پالیسی ده، چې د انډس کوهستان سړے دا د ځنگل مالک دے نو مونږ په دې خبره باندې حیران یو چې په یو صوبه کښې امتیازی قانون دا په کوم Capacity کښې دے چې د انډس کوهستان خلق د فارسټ ایریا سره تعلق ساتی، هغوی ته حکومت دا حق ورکړے دے چې ته د ځنگل مالک ئې، زمونږ ملاکنډ ډویژن خلقو ته حکومت دا وائی چې ته د دې ځنگل مراعات یافته یئ، اوس د خلقو په دې ډیمانډ دے او جائز ډیمانډ دے چې مونږ د ځنگل مالکان یو، زمونږ دا ځنگل میډم سپیکر! یو ځنگل دے ، هم دغه ایریا چې دا یو ته مونږ ورشو وایو او زمونږ شړیانې ورته وایو، بانډه جات، مونږ اپریل، مئی جون، جولائی، اگست، ستمبر، دا شپږ میاشتې مونږه دا خلق خپل غواگانې،گډې بیزې واخلی او ځی ځنگل کښې هلته پاتې کیږی، هلته خپل ژوند تیروی او دا شپږ میاشتې په ژمی کښې دا واپس لاندې شهری علاقو ته راځی۔ زمونږ ځنگل تقسیم دے ،

زمونږ ورشو،زمونږه شړيانې، زمونږ جائيداد بانډې تقسيم دی۔ ميډم سپيکر!
تاسو د دير سره تعلق ساتئ، تاسو د دې ټول نه، دا ځايونو کښې دا خبره شته،
ديکښې بيا داسې هم شوې ده، بعضې ځائې کښې کوم ځائې کښې جی زمونږ په
دې ملاکنډ ډويژن کښې Basically درې قومونه اوسيږی، کوهستانی قوم،
گجر قوم، پښتانه، په ديکښې بيا داسې شوی دی چې کوهستانې قوم دا د پښتون
قوم خلاف تلے دے چې دا ځنګل زما دے، ديکښې سپريم کورټ او هائی کورټ
بيا دا فيصلې ورکړې دی، هائی کورټ او سپريم کورټ دا فيصله نه ده ورکړې،
دا سټيټ پراپرټی ده، هائی کورټ او سپريم کورټ دا فيصلې ورکړې دی چې دا
فلانے جائيداد دا د کوهستانی دے، دا فلانے د گجر دے او دا فلانئ زمکه دا د
پښتون ده خو چې سپريم کورټ او هائی کورټ دا Ownership تسليم کړے دے
چې هغه په فيصلو کښې دا ذکر کړے دے چې دا د دې خلقو ملکيت دے او
جائيداد دے، اوس دا خلق په دې پاځيدلی ميډم سپيکر! ته خپل ځنګل ته چې ځې،
ته خپلې گډې بيزې، ته خپلې غواګانې نشی بوتللې، فارسټ ډيپارټمنټ منع
کوی، خپل دغه فصل کښې ته که فصل کرې، دغلته که تا سره جوار وی که ستا
سره فروټ وی، په هغې باندې گورنمنټ ټيکسز اخلی ځکه چې دا زمونږ
پراپرټی نه Declare کوی۔ دا خلق چې راوتی دی ميډم سپيکر! دا خلق دغلته
مسلمانان هم شوی دی، دوئ په سوؤنو کلونو نه دغلته آباد دی، دا پراپرټی دا د
سټيټ نه ده، ځنګه چې په انډس کوهستان کښې خلق د سټيټ زمکې مالکان دی،
د دې ميډم سپيکر!۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: يو منټ، مسلمانان شوی، مخکښې مسلمانان نه وو۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم</u>: ميډم سپيکر! تاسو که د دوئ
هسټری اوګورئ، زمونږ دير کوهستان، سوات کوهستان، چترال، دا خو په
(Seventeenth (Century کښې چې دے نو په ستره سو کښې دغلته چا تبليغ
کړے دے، تاسو هسټری اوګورئ، هغه خو په ستره سو کښې دغلته دين خور
شوے دے، نو ميډم سپيکر! زه صرف تاسو ته په دې يو خبره باندې ستاسو ذهن
زه کليئر کومه چې په دې هاؤس کښې زمونږ کوم ورونړه ناست دی، د دوئ خبره
هم په دوئ باندې د کليئر وی، ځنګه چې ورور جعفر شاه اووئيل ميډم سپيکر!

تاسو اوګورئ زمونږ د دې 16-2015 ، 17-2016 تاسو بجټ سپيچ اوګورئ، منسټر فنانس دلته ناست دے ، هغه په سپيچ کښې دا وئيلی دی چې زما سره په ملاکنډ ډويژن کښې په کوم کوم ځائې کښې چې د Windfall لرګی دی، فارسټ ډيپارټمنټ د دې مارکنګ کړے دے ، ليګل لرګی دی، باره ارب روپۍ صرف زه په چترال او په دير او په کالام کښې چې دے نو زه ګورنمنټ ته ريونيو ورکومه، د فارسټ ايريا کښې چې کوم خلق آباد دی، زمونږ د دې صوبې د ټولو نه لوئې انحصار په ځنګلاتو دے نو ميډم سپيکر! زه په دې هم ډير افسوس کومه، چرته چې بيوروکريسی دا خبره خوره کړې ده چې دا کوم خلق چې د Ownership خبره کوی، دا ټمبر مافيا ده، دا خلق ځنګل ختمول غواړی خو ميډم سپيکر! دا زه ډير په افسوس وايمه، دا بالکل د دې علاقې خلقو باره کښې غلط فهمیانې دی چې يره دا خلق مونږ بدنام کړو، زه به دوئ نه تپوس اوکړم ميډم سپيکر! اشتياق ارمړ صاحب نن دلته نشته، عمران خان صاحب، اشتياق ارمړ صاحب او عبد الحق صاحب راغلی وو، عبد الحق صاحب هم ورسره وو، کمراټ ته راغلی وو مئ کښې، ما اووئيل چې عمران صاحب! زه په دې دنيا کښې داسې علاقې سره تعلق ساتمه چې زه د ټولو نه Expensive ميلمستيا کومه، هغه ته مې اووئيل چې تا ته يو چائے کپ پروت دے ، دا چائے تا له ما په څلور زره روپۍ کړے دے ، ته د دې زور نه نه ئې خبر، ما ته بجلی نشته، ما ته ګيس نشته، ما يو فټ لرګے ديار هغه ما په نغری کښې ايښے دے ، تا له ما يو کپ چائے کړې ده په څلور زره روپۍ، دا په مارکيټ کښې خرڅيږی۔ چيف سيکرټری ناست وو سابقه، ما اووئيل چې دا چيف سيکرټری ناست دے ، که ته په حقيقت کښې په دې ځنګل خفه کيږې، په دې قوم باندې خفه کيږې، زه درله مشوره درکومه، دا چيف سيکرټری دے ، دوئ د اے ډی پی کښې پندره پندره بيس ارب روپۍ کيږدی او دې د د ملاکنډ ډويژن کمشنر دې اووه واړو ضلعو ډی سی ګانو ته هدايت اوکړی چې ما ته د هر کور يو لسټ رااوليږه چې په ملاکنډ ډويژن کښې څو کوره دی، مونږ ته شمسی چولهې او لګوی، که هر کور ته شمسی چولهې او لګوی نو د دې ځنګل د اوچو لرګو استعمال به نه وی، بيا اربونو روپو لرګی به دغسې Save کيږی۔ زمونږ ميډم سپيکر! نن سبا هلته په غرونو علاقو کښې واورې شوې دی، که اور نه بلوئ

نو يخنئ نه مری او که هور بلوئ هلته به ځنګل استعمالیږی، نو ما عمران خان صاحب ته دا تجویز ورکړے وو چې زمونږ په دې سیند باندې دومره لوئې پاور هاؤسز جوړیږی چې زه غونډ خیبر پختونخوا ته بجلی ورکولې شم، ما ته پاور هاؤسز جوړ کړه، زه به په کمرې کښې خپل بچو ته هیټر به لګومه، زما بچې به ګرموی، زه به د ځنګل استعمال نه کومه۔ بد قسمتی دا ده میډم سپیکر! هلته زه د یخنی نه مرم، زه لرګی استعمالوم، وائی دا ټمبر مافیا ده، زه هلته په ځنګل کښې پخپله کومه لرګی، استعالیږی وائی دا ټمبر مافیا ده، زه هلته په ځنګل کښې درې سو کلو میټر لرې په غر اوسیږمه، زه آبادی جوړوم، دا ښار نه دے چې ما ته د سټیل دروازې او کهړکئ ملاویږی، ما ته تیارې چې ګارډرې ملاویږی، زه چې هلته آبادی جوړوم، زه به هلته لرګی استعمالوم، زه به دروازې کهړکئ چهت اچومه، وائی چې ټمبر مافیا ده، زه په ډیر افسوس سره وایمه میډم سپیکر! چې دلته په پیښور کښې په ایوانونو کښې او په دفترونو کښې کښینی او پالیسیانې جوړوی او دلته حکومت ته زما قوم بدناموی۔ میډم سپیکر! یو کلیئر کټ پوزیشن درته زه وایمه، بالکل د دې قوم نه ناجائزه مطالبه ده، نه په غلطه پورې انخښتی دی، مونږ خلق دا وائی میډم سپیکر! دا جائیداد زمونږ دے، دغه زمکه زمونږ ده، زمونږ حق راکړئ، میډم سپیکر! زه اوس خپله غاړه آزادومه او اخری دا کوم میډم سپیکر! دا چې نن زه چالیس پرسنټ ګورنمنټ خپل شیئر اخلی په رائلټی کښې او ساټھ پرسنټ چې دے نو دا د پبلک کاروی،دا داسې په خوښه باندې چا نه ده ورکړې میډم سپیکر! دې باندې قربانیانې، دا چې کوم مشران دلته بره ما ته ناست دی میډم سپیکر! داسې کور به نه وی چې هلته لاش نه دے غورزیدلے، څوک شهید شوے نه دے، ګورنمنټ آف پاکستان په Seventies کښې د قوم سره اونښتو، خلقو وئیل چې مونږ ته تاسو رائلټی راکړئ، ګورنمنټ نه ورکوله، زمونږ پاک آرمی او قوم یو بل په مینځ کښې اوجنګول او خلق شهیدان شو، آرمی والا شهیدان شو، بیا ګورنمنټ اناؤنس کړو او زمونږ خلقو ته ساټھ پرسنټ رائلټی ورکړه، زه دا وایم میډم سپیکر! بحیثیت د مسلمان او د پالیمنټیرین زما او د جعفر شاه صاحب دا حق جوړیږی میډم! مونږ خپل پیغام دلته رااورسولو، سوات خلق دا غواړی چې مونږ د ځنګل مالکان یو، زه دا نه

غواړمه چې دا ستر حالات د پیدا شي، دا خلق رااوځي او دلته قتل عام اوشي او بیا به حکومت راشي، بیا به حکومت راشي، دې خلقو له به مالکانه حقوق هم ورکوي خو بیا به هغه خوند نه وي میډم! وینې به توئی شي، زه دا وایم چې دا د حکومت ذمه واري جوړیږي میډم! تاسو کوم عمر ته رسیدلی یئ نو زما په عمر کښې د تاسو بچي وي، دا د ټولو خلقو بچي دي، تاسو خپل بچې به لوئې کړې وي، دا ماشوم چې په څه پسې ژاړي میډم سپیکر! دا ماشوم چې د مور نه که پئ غواړي، که په کور کښې خوراک غواړي او دا مور ئے رااونیسي، سینې ته نزدې کوي، ښکل کوي او هغه ماشوم هغه ضرورت پوره کوي۔ حکومت مثال د مور او پلار دے میډم سپیکر! زمونږه مثال د عوامو، د بچو دے، دا بچې فریاد کوي، دا بچې ژاړي، دا بچې خپل حق غواړي، حکومت د د مور او پلار کردار ادا کوي، دې بچو له د غاړه ورکوي، دا بچې د سینې سره اولګوي، د دوئ مطالبه د حل کوي، که دې حکومت دې بچو له لته ورکړه، د دوئ بچے بیا خوار دے، دا بچې Ignore کوي، نو د دوئ بچے به باغی کیږي، لهذا دا بچې بغاوت ته مه بوځئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: *محمد علی صاحب۔۔۔۔*

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم: میډم سپیکر! اخری خبره کوم، دا بچې بغاوت ته مه بوځئ، دا بچې خپل Legal right غواړي او حق غواړي۔ زه په دې خبره باندې نن مونږ ډیر په مجبوراً دا مسئلې اسمبلۍ ته څکه راوستې دی میډم سپیکر! دا مسئله د یو نیم کال نه سټارټ ده، په پیښور کښې جلسې کیږي، په سوات کښې کیږي، په چکدرې کښې کیږي، په دیر کښې کیږي، مونږ د چیف منسټر صاحب سره دوه میټنګز اوکړل، بیا چیف منسټر صاحب د دې قوم دا بره چې ناست دی، د دوئ په مشرئ کښې، د دوئ په موجودګئ کښې یو کمیټي جوړه کړه چې دا کمیټي به په 6 جون 2016ء کښې به ما ته تاسو فیصله راوړئ چې آیا دا د اسمبلی Matter دے، زه ایګزیکټیو آرډر کولے شمه، که په دې پالیسئ کښې امنډمنټ کوؤ، یو میاشت د چیف منسټر ډائریکټیو او هغه حکم او میډم! جون جولائی اګست ستمبر اکتوبر نومبر او دسمبر اووه میاشتې اوشوې، یو میټنګ ما او دې جعفر شاه صاحب په منتونو او په جرګو هغه میټنګ راغوښتے

دے او هغه صرف تعارفی نشست وو، Sorry ډاکټر حیدر صاحب چې مونږ درې واړو په ډیر کوشش باندې دا میټنګ راغوښتے وو او هغه صرف تعارفی نشست وو او اووه میاشتو کښې میډم سپیکر! بیا د هغې هیڅ حل نه دے راوتے۔ مونږ صرف یو درخواست کوؤ، مونږ دا درخواست کوؤ میډم سپیکر! چې زمونږ یو جائز مطالبه ده، کمیټۍ باره کښې زما خپل څه تحفظات دی، د وزیر اعلیٰ صاحب نه ما واک آؤټ په دې وجه باندې کړے وو میډم! چې پاکستان کښې دا بد قسمتی ده چې یو مسئله نه حل کوی نو هغې د پاره به کمیټی نیسئ، زمونږ دې نه دا امید دے، تاسو به مونږ ته سپیشل کمیټی In the House تاسو مونږ له اونیسئی او Kindly تاسو هغوی ته یو ټائم ورکړئ چې یا په یوه میاشت کښې یا په دوه میاشتو کښې دا Burning issue د صوبې تاسو Resolve کړئ، دا کمیټی به سفارشات جوړ کړی چې یره د دوئ کوم دا ډیمانډ دے، اسمبلی ته به Put up کړی، اسمبلی یو منتخب ایوان دے، په دیکښې زه مشکور یمه آفتاب شیرپاؤ صاحب ما سره تعاون اوکړی، بیا مونږ سره دا مولانا فضل الرحمان صاحب، بیا مونږ سره وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، زمونږ سره په دې هاؤس کښې چې دے نو دا د پیپلز پارټۍ محمد علی شاه باچا صاحب، د دې صوبائی قیادت، د اے این پی اسفندیار صاحب، په دې مسئلې کښې میډم سپیکر! دا ټول پولیټیکل پارټیز په دې باندې On board دی او دا خلق په دې Convinced دی چې دا د ملاکنډ ډویژن خلقو جائز مطالبه ده، زما به درخواست وی میډم سپیکر! چې تاسو مونږ ته سپیشل کمیټی اناؤنس کړئ او ورسره ورسره یو ټائم ورکړئ چې میاشت او دوه کښې به دا کمیټی سفارشات په دې اسمبلئ کښې Submit کوی چې په هغې باندې مونږ فیصله ورکړو چې د دې خلقو دا جائز مطالبه حل شی۔ شکریه میډم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو۔ پلیز ټائم به خیال ساتې، نن مازیګر مونځ هم قضا شو او دا به هم قضا شی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، میډم سپیکر۔ زما دا خیال دے چې جعفر شاه صاحب او محمد علی خان صاحب یو ډیر Valid point چې دے، هغه نن راوړے دے او میډم! زما دا خیال دے چې د هغې اندازه مونږ له د دې نه لګول پکار دی چې دا دې رائې کېږي چې ده د دیر کوهستان یا د سوات کوهستان یا د چترال چې کوم مشران ناست دی، زمونږ شاته سابقه وفاقی وزیر صاحب نجم الدین خان، زمونږ ایم پی اے صاحب باچا صالح د پیپلز پارټی، مونږ نمائندګانو ته دې ټولو مشرانو ته دې اسمبلئ ته په راتګ باندې پخیر راغلې هم وایو او د دې مسئلې د سنجیدګئ اندازه د دې نه هم لګیدې شی چې محمد علی خان صاحب ډیر وارې دا مسئله دلته راپورته کړې ده، بیا د دې ټولو مشرانو وقتاً فوقتاً پیښور کښې، په سوات کښې، په ټولو ځایونو کښې احتجاجونه هم کړی دی او ظاهره خبره ده میډم! دا د دوئ ډیره جائزه مطالبه ده او که مونږ دلته اوګورو، زه به په هغې تفصیل کښې نه ځمه، هغه محمد علی خان چې د کومو علاقو ذکر اوکړو، حقیقت دا دے چې په ټول پاکستان کښې نه، په ټوله ایشیاء کښې دا Tourism spot دے، پکار دا وه چې مونږ خو هغوی ته مراعات ورکړو، مونږ ورته Incentives ورکړو، مونږ د هغوی جائز حق هم نه ورکوؤ نو دا که تیرو حکومتونو نه کوتاهی شوې ده، زمونږ حکومت پکښې هم شامل دے، چې د هغه مشرانو نه بخښنه غواړمه، د عوامی نیشنل پارټی د رکن په حیث باندې پکار دا وه چې دا لویه مسئله مونږ په خپل حکومت کښې حل کړے وے خو کوتاهی شوې ده، زه دوئ نه بخښنه غواړمه خو زه ورسره وعده کوم نن په دې فلور باندې، اول خو زه حکومت نه دا مطالبه کومه چې دا حکومتی رکن چې دے، د ده هغه تعلق اپوزیشن سره نه دے، د حکومت سره دے، زما دا خیال دے چې په اووه میاشتو کښې یو اجلاس نشو رابللے نو دې ته به غیر سنجیدګی وایو، دا غیر ذمه داری ده، دا د دوئ حق دے، زه اول خو د حکومت نه دا مطالبه کومه، دا کوم اتیا پرسنټه مالکانه حقوق چې دا خلق غواړی، ظاهره خبره چې د هغوی سره به د هغوی جائز ضرورت وی، بیا هغه به برابر شی نو زه دې ټولو مشرانو سره نن فلور آف دی هاؤس دا په ریکارډ راشی، زه ورسره د عوامی نیشنل پارټئ د طرف نه وعده کومه، وعده ان شاء الله که خیر وی چې کله دې حکومت نه دا

مسئله پاتې شوه، دا ستاسو جائز حق دے ، جائزه مطالبه که دې موجوده او نه منله، دوئ تاسو سره او نه منله، دا جائز حق تاسو له درنکړو نو زه د دې فلور نه د عوامی نیشنل پارټی د طرف نه د ذمه دار په حیث باندې دا وعده کومه ان شاء الله که خیر وی چې اتیا پرسنټه مالکانه حقوق د هغې مراعات هغه ټوله علاقه دغه ان شاء الله مونږ ټورازم سپاټ ګرځؤو، زه کم از کم په دې هاؤس کښې برملا وعده د عوامی نیشنل پارټی د طرف نه کوم۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: شاه فرمان صاحب! فضل الهی Respond کوی۔

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)</u>: میڈم سپیکر۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> I do not want, please keep, Shah Farman Sahib, please, Shah Farman Sahib.

<u>وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ</u>: یو منټ بخت بیدار صاحب، زه د حکومت د طرف نه Respond کوم، بیا تاسو خپله خبره اوکړئ، میډم! بیا بخت بیدار صاحب له موقع ورکړئ د هغه خبره۔ یو ایشو میډم سپیکر! چې په هاؤس کښې رااوچته شی او د هغې Analysis او د هغې حل د پاره خبره کیږی، زه خو د بابک صاحب چونکه دیکښې Affectee هم نه دے ، د ده خو علاقه کښې د ځنګل، ګوره زه تاسو ته وایم، که دے Affectee دے نو بیا کوتاهی نه ده، بیا Criminal negligence دے چې ته پینځه کاله په حکومت کښې پاتې شوې او تا دا کار نه دے کړے ، پکار خو دا ده میډم سپیکر! بلها ډیرې مسئلې دې زمونږ حکومت ته پاتې دی او څه زمونږ خپل د دور مسئلې دی او څه د سابقه دور مسئلې دی، زه دا وایم په دې باندې که زه دا خبره کومه چې زه دې مشرانو سره اوس دا وعده کوم، زه دې مشرانو سره دا اوس وعده کومه چې په مونږ باندې، اودریږه، که زه دا خبره میډم سپیکر! اوکړم چې زه دې مشرانو سره دا وعده کومه چې مونږ باندې بلها ډیر کار دے او یو ځل بیا تاسو مونږه حکومت ته راولئ نو ان شاء الله دا مسئله به حل کړو، دا Logic نه دے ، دا Logic نه دے ، زه صرف دا وایمه چې مونږ به دا ایشو ان شاء الله چې د چا کوم حق وی، په میرټ اوچتوؤ۔ بابک صاحب، بابک صاحب، چې دا کومه کمیټی جوړه ده، زه دا دغه کوم چونکه Concerned Minister نشته، چې کومه کمیټی جوړه ده، زه به پخپله د

Concerned Minister سره د دې ممبرانو سره یو ځائې د هغه نه تپوس کوم چې په هغې باندې میټنګ راواوغواړی او زه به په هغې کښې پخپله هغوی سره موجود یم، دې مشرانو ته دا زه یقین دهانی ورکومه چې کوم موؤرز دی، د هغوی په موجودګئ کښې، محمد علی صاحب دے، جعفر شاه صاحب دے، حیدر خان دے، زه به میټنګ Ensure کوم خو زه دا یوه خبره کومه۔۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: میډم سپیکر! زه دا خبره کومه چې۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: رشاد خان! هغوی ستاسو خبره اوریدلې وه، اوس تاسو۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میډم سپیکر، میډم سپیکر! زه د میټنګ خبره ولې کوم؟ یا خو دا که دا معامله تر څه خاصه حده پورې بابک صاحب دوئ رسولې وے او هغه ځائې کښې ولاړه وے نو ما به د هغې په بنیاد اوس اعلان کړے وے چې یره دا معامله تر دې حده راغلې ده، یہاں تک ایشو پہنچا ہے، اس سے آگے یہ موجودہ حکومت Tackle کرے گی لیکن اگر کسی نے سٹارٹ ہی نہیں لیا، کسی نے بات ہی نہیں کی تو اس کے اوپر میٹنگ ہی ہو سکتی ہے کہ کدھر سے شروع کریں، کیسے شروع کریں؟ دیکھو! ٹریک کے اوپر ایشو نہیں ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جو محمد علی صاحب نے کہا اور جعفر شاہ صاحب نے جو بات کی کہ حکومت سنجیدگی سے نہیں لے رہی، بالکل اس کے اوپر میٹنگ کریں گے، بات کریں گے، میرٹ کے اوپر نشاندہی کریں گے کہ کیا حل ہونا چاہیے اور میں آج اعلان بھی کر جاتا لیکن اگر لائن کلیئر ہوتی، اگر بابک صاحب کی حکومت نے ایک Step بھی نہیں لیا اور پہلا Step میں نے لینا ہے تو پھر میں نے سوچ سمجھ کر Step لینا ہے جناب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب، And then فضل الہی، بخت بیدار صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم: میډم سپیکر! زه کنفیوژن ختموم، دا تکرار به ختم شی۔ میډم سپیکر! زه د رله کنفیوژن ختموم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You have already spoken، بخت بیدار صاحب! پلیز۔ کنفیوژن نشته۔ بخت بیدار صاحب۔ کنفیوژن نشته، کښېنه۔ بخت بیدار صاحب، هی۔

جناب بخت بیدار: شکریه میډم سپیکر! چې کومه ایشو کوم توجه جعفر شاه صاحب او محمد علی صاحب اوچته کړې ده، زما دې ټول ایوان ته دا درخواست دے چې د دې نه د سیاست نه جوړوی، زه دا وایمه چې په سن 74ء کښې دا خلق راوتی وو

د خپل حق د پاره چې څنګه محمد علی اووئیل هلته کښې بلها قتل عام پکښې شوے وو او د هغې نه پس 65 فیصد مطلب دا دے چې هغوی ته رائلټی ورکړې شوه۔ اوس مزید زما دې حکومت ته ستاسو په توسط دا درخواست دے چې کومه کمیټی جوړه شوې ده او په هغې کښې ګیپ راغلے دے ، میټنګ نه دے راغوښتلے شوے ، یو هغه میټنګ فوری طور دې میټنګ کال کړی، په هغې کښې د فیصله اوکړی، ورسره ورسره په هغه کمیټئ کښې د متعلقه چې کوم د سوات کوهستان دے ، دیر کوهستان دے ، چترال دے ، د هغې متعلقه ایم پی اے ګان د ورسره کښینولې شی، د هغوی نمائندګان د ورسره کښینولې شی چې د هغوی د عوامو مرضی خلاف فیصله اونشی او زر تر زره فیصله پکار ده، نور مزید په دیکښې مونږ سیاست سکورنګ نه کوؤ چې زه په حکومت کښې راشم، دا به اوکړم، بل وائی چې حکومت کښې به راشم، دا به اوکړم، مونږ دا خبره نه کوؤ، مونږ دا وایو چې دا کوم قام راوتے دے ، دا قام راغلے دے ، دې د پاره چې خپله مسئله حل کول غواړی، زه دا درخواست کوم ستاسو په تهرو باندې چې دا مسئله د فوری طور دغه نمائنده ګان او ورسره کمیټی کښینی او دا فیصله د هلته اوکړی۔۔۔۔۔

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فضل الہی، فضل الہی۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات</u>: شکریه میډم سپیکر! معزز ممبرانو صاحبانو چې کوم توجه دلاؤ نوټس راوړلے دے جی، زما ورونړه ګیله کوی چې دا کومه کمیټی جوړه شوې ده او د دې کارکردګی ناقص ده، میډم سپیکر! اولنۍ خبره دا ده چې په کمیټئ کښې ممبران څوک دی؟ هم د دې ایوان ممبران په کمیټئ کښې ممبران دی جی، زه دا وایم که نن زما یو ورور راپاځی او دا خبره کوی چې د حکومت کارکردګی په دې باندې ناقص ده نو که زه چرته کښې نن نه درې نیم کال لږ شان وروستو لاړ شمه نو هغلته کښې د یوې علاقې نوم به واخلم چې هغې ته اروندو وائی چترال، په هغې کښې جی اسی لاکھ سکوئر فټ، د ظلم مارکنګ شوے وو، هم دغه شان یوې میاشتې مخکښې به زه د شرینګل درې یوه خبره اوکړم جی چې سل ونې پکښې کټ شوې او هغه مونږ لاړو او رااوچتې مو کړې۔

هم دغه شانتې ونډ فال پالیسی باندې چې څنګه زما ورونړه خبره کوی، د هغې په نوم باندې چې یوه ونه وی نو یو سره یو صفر اولګوی نو لس کټ کړی، هم دغه شان مسئلې په ګزشته ادوار کښې جوړې شوې وې۔ میډم سپیکر! په دغه وجه باندې مونږ چې کوم ځنګلاتو د پاره یو پالیسی راوړه، په هغې کښې زمونږ سونامی پلانټیشن دے، هغه په کوم اخلاص سره او ایمانداریٔ سره هغه مونږ روان کړیدے، نن خو یو هم ملګری دا خبره او نکړه خو زه دا وایم که زه چرته دا اووایم د دې نه مخکښې صرف او صرف په دې ډیپارټمنټ کښې کرپشن شوے وو نو ان شاء الله دلته په دې فلور به ئے ثابتوم چې دیکښې څومره کرپشن شوے وو، څومره ظلم شوے وو، د هغې مثال نشته۔ که نن زما یو ورور راپاڅی او په فلور باندې معافیانې غواړی نو زما په خیال سره چې څنګه وختی زما ورور قصه کړې وه چې پینځو منټو له هر سړے راځی نو پکار دے چې د سوچ او د فکر نه کار واخلی او د قام د پاره هغه اقدام اوکړی چې کوم قام د پاره پکار وی، په دې باندې زما ورور ډاکټر حیدر علی صاحب سره زما خبرې شوې وې، په دې باندې مونږ Already چې کومه کمیټی جوړه کړیده، ما هغوی ته اووئیل چې کوم سائډ باندې زمونږ د قام مسئلې هواریږی، زه جی په دې معامله کښې کمراټ ته هم تلے یم، دیر ته تلے یم او په هر یو احتجاج کښې ما حصه اخستې ده جی او هغه چې کوم دے، ما حصه اخستې ده او ما د دې حل د پاره چې دے پوره پوره کوشش کړیدے، د هغې خبرې ګواه ډاکټر حیدر علی صاحب دے او چې څنګ ان شاء الله دوئ وائی هغې شان به کیږی۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Dr. Haidar Ali! Please. Dr. Haidar Ali! Please-----

(Interruption)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: دا Issue please is becoming issue.

(Interruption)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Haidar Ali and then I am going to announce the Committee, that's end of it.

<u>*ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم)*</u>: شکریه میډم سپیکر! د دې فارسټ ایشو نه وروستو میډم! زما ګزارش دے چې تاسو رول ریلیکس کړئ او هغه بل قرار داد چې پینډنګ دے، د پی آئی اے معاملاتو

متعلق، که د هغې ما له اجازت راکړئ، زه به جی هغه هم پیش کوم، تاسو ته راغلے دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم: د فارسټ په دې ایشو باندې چونکه په دېکښې ما Mediation کړیدے، دوئ چې کله واک آؤټ اوکړو، محمد علی او زمونږ د کوهستان د ټولو کوهستایانو ورونړو یو لویه جرګه راغلې وه، بیا د وزیر اعلیٰ صاحب په خواهش باندې ما Mediation اوکړو او کمیټی جوړه شوه، وزیر اعلیٰ صاحب په دېکښې انتهائی مخلص وو او دے وائی چې دا مسئله د Resolve شی خو یو قانون لاندې چې دا پائیداره وی او مینځ کښې پکښې بیا ماتیږی نه، بدقسمتئ نه په هغې کښې ټائم زیات اولګیدو ځکه چې اووه میاشتې اوشوې چې هغه کمیټی جوړه شویده او دا خبره ټهیک ده چې د هغې میټنګز کم شویدی او نتیجې ته مونږ نه یو رسیدلی چې هغه وزیراعلیٰ صاحب ته مونږ مخ په وړاندې کیږدو۔ څو پورې چې دا خبره ځنګل تباهی قام کوی، زما دې سره بالکل اتفاق نشته، دا ځنګل تباه کړے ځنګل مافیا دے چې هغه د کوهستان خلق نه دی خو هغه د لاندې پاکستان نه ځی، د محکمې سره ملاویږی، په تیرو ادوارو کښې خلقو هلته په ځان پسې ځنګلې لیکلی دی، په هغې کښې بې دریغه کټائی ئے کړیده، بې انتها کرپشن شویدے او دغه کومه تباهی چې شویده نو هغه د دې کوهستان د خلقو د لاسه نه ده شوې، هغه په پاکستان کښې د ځنګل یو ډیره Strong Mafia ده، هغه خلقو ورسره دا هغه وخت د ځنګل محکمې اهلکار ځکه چې کومو ځایونو کښې تاسو اوګورئ نن ځنګل بچ دے، هلته قام خپلې کمیټئ جوړې کړې دی او هغوی پهاټکونه ساتی، که دغه پهاټک ترې لرې کړې او دغه د ځنګل پهاټک ته یواځې پریږدې نو دا باقی ځنګل چې دے دا به هم تر اوسه پورې نه وو، دا د ځنګل دشمنان نه دی، دا د ځنګل دوستان دی، دوئ په دې پوهیږی چې دا ځنګل زمونږ ژوند دے او دوئ ساتلے هم دے، دوئ مونږ دا نه وایو چې دوئ له دې ځنګل ورکړی، دوئ د کټ کړی، مونږ دوئ له وایو چې څنګه ورته حواله کړیدے، په ساټھ فیصد رائلټی باندې، هم هغه شان یونیفارم پالیسی پکار ده چې په نوره صوبه کښې ده، پکار ده چې دلته هم هغه

پالیسی، دا پالیسی پکار ده چې مخکښې اناؤنس شوې وے، څو حکومتونه تیر شویدی خو صرف د ځنګل د کټائی نه بغیر بل څه کار چا نه دے کړے، دا حکومت ځنګل بچ کوی، د ځنګل د پاره بچ کوی او ځنګل به مونږ بچ کوؤ هم د دې خپلو وروڼړو سره په اشتراک، د دوئ سره مونږ ملګری یو، دوئ مونږ سره په دیکښې شریک دی، مونږ په دېکښې جرګې کړیدی، دوئ یو بوټے هم نه خرابوی، صرف د سوزونې لرګے دوئ استعمالوی او هغه د دوئ مجبوری ده۔ څنګه چې اووئیلې شو، که د هغې متبادل ورکړے شی نو دوئ به ځنګل سیزی هم نه خو دا بالکل غلطه خبره ده، زما به دا ګزارش وی چې یو کمیټی خو هغه ده، په هغې کښې هم د دوئ خبره ټهیک ده، فضل الهی صاحب چې د دې اسمبلئ ممبران صاحبان دی پکښې، د هغه ځائې سره متعلق د سوات، د کوهستان او د هزارې خو که یو بله پارلیمانی کمیټی جوړه شی، سپیشل کمیټی جوړه شی او هغه هم په دېکښې خپل قانونی لارې چارې اولټوی او دغه دواړه کمیټئ په شریکه بیا د دې حل رااوباسی نو زما په خیال دا به یو ښه تجویز وی۔ ډیره مهربانی۔

Madam Deputy Speaker: So, I agree with point, Committee, Special Committee on Forest ownership issue in Malakand Division.خو دیکښې تاسو خو ما ته نهه نومونه راکړی دی What I would Say that number one, Muzaffar Said is the Chairman and Dr. Haider Ali, Vice Chairman خو دا نور نومونه دی خو زه پکښې شاه فرمان صاحب اینډ دی فضل الهی نوم اچوم او

Sorry, let me just finish this، کمیټی چې دا ده۔

قائد حزب اختلاف: میڈم سپیکر! مجھے اجازت دیں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: په دې ایشو، زه ستاسو خبره اورم خو د دوئ ډیمانډ دے د کمیټئ، ستاسو اورمه بالکل خو Let دا کمیټی جوړه شوه، سپیشل کمیټی، مظفر سید چیئر پرسن، حیدر علی And then the rest بلها ممبران دی پکښې، نهه لس، Those people who are belonging to that area please. چې د کوم کوم ایریا خلق Involve دی، هغه به پکښې اچوې، د دې پاس نه پکښې Co-opted ممبر اچوے Whatever you want هغوی به پکښې ممبران وی، Anyway بس دا شوله خو فضل الهی پکښې زما طرف نه او شاه فرمان The

rest Committee is this one, okay, thank you very much. Next Lutf-ur-Rehman Sahib, sorry لطف الرحمان صاحب دوئ خلاصه کړی خبره، بنه بیا تاسو ته راځم، Let him finish، بله خبره کوی، بله خبره کوی۔

قائد حزب اختلاف: بله خبره کوی۔

Madam Deputy Speaker: Yes. Haider Ali. Okay one more very important point like Muzaffar Said and Haider Ali and Shah Farman and Fazle Elahi, دا خو ما اووئیل You are going to have the other members, your self and you have to take the people who are belonging to that area, who are the affected people, not me and you او دغه خلق به پکښې اخلې؟ اوکے، حیدر علی بیا به لطف الرحمان صاحب! تاسو ته Please don't mind راځمه۔

Dr. Haider Ali (Parliamentary Secretary): Thank you so much, Madam Speaker. I think the rule has already been relaxed. In this regard, I want to present.

قائد حزب اختلاف: میڈم سپیکر! یہ اس سے Related ہے، اگر آپ اجازت دے دیں تو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بنه دوئ وائی چې زه، لطف الرحمان صاحب چې دې سره Related خبره کوی۔ (شور) لطف الرحمان صاحب Because Leader of Opposition دے، خیر دے دوئ له ورکړئ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی و صوبائی معائنہ ٹیم: او او ورکړئ، ورکړئ۔

قائد حزب اختلاف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں، ایک دفعہ وہ قرارداد کی طرف جائے تو وہ قصہ ہی ختم ہو جاتا ہے، بعد میں میں نے کیا بات کرنی ہے، کمیٹی ویسے آپ نے اناؤنس کر دی ہے۔ بڑی مہربانی آپ کی، بات یہ ہے کہ ہم حکومت سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ سنجیدگی مسئلے میں اختیار کریں، یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ناں کہ آپ کہیں کہ پچھلی حکومت نے نہیں کی تو پھر ہمیں آگے حکومت ملے گی اور پھر ہم جا کر اس مسئلے کو حل کریں گے، آگے حکومت، آپ کو قوم نے ووٹ دینا ہے، ہم نے تو ووٹ نہیں دینا ہے آپ کو، ووٹ دے گی تو قوم دے گی، قوم ووٹ دے گی، دوبارہ حکومت آئے گی، آپ اگلی حکومت پہ ڈالنا چاہتے ہیں تو یہ جو غیر سنجیدگی ہے، مسئلے کے حل کو، اچھا سات مہینے ہو گئے ہیں کمیٹی کا اجلاس نہیں ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ اس زمین پر رہنے والے لوگ، اس مٹی پہ جو

اس پہ حق رکھتے ہیں، وہ لوگ، بات اس کی ہے، بات اس کی کٹائی کی نہیں ہے، جنگلات کی کٹائی کی نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل۔

قائد حزب اختلاف: ان کو وہ حق چاہیے کوہستان کے لوگوں کو، ان کی سرزمین ہے، د هغوی خاوره ده، ان کی مٹی ہے، اس کا جو حق ان کا بنتا ہے، وہ بنیادی طور پر ان کو ملنا چاہیے اور یہ جو جتنا ہم اس کو لیٹ کرتے ہیں اور جتنا ہی ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ آپ مسئلے کو غیر سنجیدہ اور غیر اہم سمجھتے ہیں اور اہم مسئلوں کو آپ جو ہیں Linger on کرتے ہیں، سات سات مہینے آٹھ آٹھ مہینے اس پہ گزر جاتے ہیں تو اس کمیٹی کو آپ نے اناؤنس کیا ہے تو اس کو فوری طور بیٹھنا چاہیے اور فوری طور پر اس مسئلے کا حل نکلنا چاہیے اور ایک کلیئر کٹ پالیسی آنی چاہیئے۔ یہ کونسا طریقہ ہے کہ حکومت کے اپنے ہی لوگ حکومت سے درخواست کرتے ہیں، جو بھی اٹھتا ہے وہ حکومت کو درخواست کر رہا ہے؟ بھئی! آپ حکومت ہیں، آپ Decision لیں، اعلان کریں، یہ کونسا طریقہ ہے کہ حکومت خود سے درخواست کر رہی ہے؟ تو خود آپ اپنے اختیار کو بھی سمجھیں اور اپنی حکومت کی اس ضرورت کو بھی سمجھیں اور حکومت جو کرنا چاہتی ہے، اس فیصلے کا Decision جو ہے ناں، وہ آپ کے پاس اختیار ہے، وہ اختیار آپ استعمال کریں تاکہ اس قوم کو وہ حق ملے، یہ نہیں ہے کہ پچھلوں نے نہیں دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دوران میں بھی وہ حق نہیں ملنا چاہیے، تو یہ تو ایک زیادتی ہوگئی، یہ تو صرف پوائنٹ سکورنگ ہے، اس پہ آپ سیاست کرنا چاہتے ہیں تو سیاست نہیں ہونی چاہئ۔ اس علاقے کا حق ہے وہ حق اس علاقے کو ملنا چاہیے، یہ بنیادی بات ہے۔ بہت بہت شکریہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ اس کمیٹی میں میں بتاؤں کہ انہوں نے کیا کیا؟ جعفر شاہ صاحب بھی ہیں، اس کمیٹی میں سلیم خان بھی ہیں، بخت بیدار بھی ہیں، زرین گل بھی ہیں، رشاد خان بھی ہیں، مفتی فضل غفور بھی ہیں .Everybody is in this Committee, okay۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہزارہ سے کوئی نہیں جناب۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہزارہ ڈویژن سے لوگ ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ہزارہ سے زرین گل صاحب ہیں، زرین گل۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ ہمارا Prerogative ہے میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ Prerogative ہم لینگے، بالکل لینگے۔ڈاکٹر حیدر، ڈاکٹر حیدر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم: جی، شکریہ میڈم سپیکر! شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: No cross talks, Dr. Haider, please, I want to finish, you talk, come on Haider!

قراردادیں

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسداد رشوت ستانی وصوبائی معائنہ ٹیم: یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے متفقہ قرارداد کے ذریعے مطالبہ کرتی ہے کہ قومی ایئرلائن پی آئی اے کی حالت زار، مالی خسارے، اقرباء پروری اور سیاسی بنیادوں پر بھرتی شدہ ملازمین کی جم غفیر حتیٰ کہ اپنے شہریوں کا اس ادارے کے جہازوں میں سفر سے اجتناب کے اسباب اور محرکات کو ان کے سامنے پیش کیا جائے، نیز مرکزی حکومت عوامی فلاح کیلئے یہ معلومات بھی عام کرے کہ پچھلے چالیس سال کے دوران مختلف ادوار میں بھرتی کئے ہوئے ملازمین کی مکمل تعداد بمع سرپلس ملازمین کی تعداد بھی شائع کرے۔ بہت بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour may ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. The next call attention is, Aamna Sardar, to please move her call attention No. 952, in the House. Aamna Sardar, Amna Sardar. Yes, okay Askar, okay Askar.

Mr. Askar Parvez: Thank you, Madam Speaker. Madam Speaker, as rules are already relaxed. I request that my resolution regarding establishment of Minority Caucus may also be considered.

Madam Deputy Speaker: Order in the House please, I can’t hear.

Mr. Askar Parvez: May I carry on?

Madam Deputy Speaker: Rule already relaxed, you carry on.

Mr. Askar Parvez: Madam, that’s a resolution:

This august House unanimously recommends that provincial government shall form a Parliamentary Minority Caucus of Khyber Pakhtunkhwa Assembly, comprising the honourable Members. The aim of the Parliamentary Minority Caucus is to enhance the role of Minority law makers in the parliamentary business to promote and recommend laws and policies for eradication of all forms of

discrimination against non-Muslims, to advocate for revision of all the discriminatory laws which are against the basic provision of International Human Rights Convention to work for introduction of regulatory framework in the province on human rights, including the rights of minorities to raise awareness and sensitize the honourable Members of the Provincial Assembly on the issue related to the minorities and to advocate in the Provincial Assembly for allocation of special funds in the annual budget for the uplift of socio economic well being of minorities.

Madam! This resolution has been signed by my self, Mr. Imtiaz Qureshi, Minister Law, Muzaffer Said, Minister for Finance, Aurangzeb Nalotha Sahib, MPA, Sardar Hussain Babak, MPA, Malik Noor Salim, MPA, Arif Yousaf, MPA, Syed Jafar Shah, MPA, Nagina Khan MPA, Mehmood Khan, MPA, Najma Shaheen, MPA and Meraj Hamayun Khan, MPA. Thank you, Madam.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour may 'Yes'; those who are in favour may say 'Yes', for minority you have to say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

صوبائی محتسب خیبر پختونخوا کی سالانہ رپورٹ 2015 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8 and 9, because there are some technical faults, so, I come to No.10, honourable Minister for Law, to please present the Annual Report of the Provincial Ombudsman, Khyber Pakhtunkhwa.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I present the Annual Report of the Provincial Ombudsman, Khyber Pakhtunkhwa, for the Year 2015, in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands passed, it stands presented and the sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon, Tuesday 13th December 2016, thank you.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 13 دسمبر 2016ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)